ہندوستان بھر میں تبلیغ اسلام کے اہم کام کو سکھوں اور آریوں میں کرنیوالا واحد اور اکیلا اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۰۶

نور

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

قادیان دارالامان سے ہر ماہ کو شائع ہوتا ہے

مورخہ ۱-۱۷ جولائی سنہ ۱۹۱۷ء

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے دو روپیہ عـ۲ـہ

امراء سے امتیازی

قیمت پانچ روپیہ صہ

گرامی اخبار

لکھے جائینگے۔ اُنکے

تصور ہوگا ؛

۔۔۔ کا ذکر کرنا اور دیگر

۔۔۔ بیان کرنا۔

۔۔۔ کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔

۔۔۔ گرد و غبار کو اسلام

کے چہرہ ۔۔۔ سے بدلائل عقلی و نقلی

دور کرنا ؛

(۴) حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچانا

اور انہیں اسلام کی دعوت دینا ؛

(۵) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۸ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ وداں! | نمبر ۱۶-۱۷

آج کل قادیان میں کیا ہو رہا ہے؟

اول تو ہر وقت ہی قادیان میں بفضل ایزدی روحانیت کی گنگا بہتی ہے مگر رمضان مبارک میں تو دارالامان میں روحانیت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ سحری سے پہلے قاری محمد یٰسین صاحب اپنی بھینی بھینی اور موثر آواز سے نماز تراویح پڑھاتے ہیں۔ بعد ازاں بعد از نماز صبح جناب حافظ روشن علی صاحب قرآن مجید کا درس دیتے ہیں اور اپنی خداداد علمیت سے خوش قسمتوں کو مستفیض فرماتے ہیں۔ ظہر سے لیکر مغرب تک حضرت فضل عمر خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کا درس دیتے ہیں قرآن مجید کی تعلیم تو سبحان اللہ گم گشتگان ضلالت کو راہ راست پر لانیکے لئے ایک مسلمہ امر ہے مگر حضرت اقدس کی زبان مبارک سے وہ رموز معرفت اور نکات روحانیت نکلتے ہیں کہ سب سامعین کی ارواح پر وجد طاری ہو جاتا ہے وہ درس کیا ہوتا ہے روحانیت کا ایک سمندر ہوتا ہے جو سنبھلے نہیں سنبھلتا معرفت کی موسلا دھار بارش ہوتی ہے جو روکے نہیں رکتی اور تو اور اگر خوش قسمتی سے ہمارے لاہوری مہربان بھی حضرت اقدس کا یہ درس سن پاویں تو یقیناً یقیناً انکی ارواح بھی مارے وجد کے جھومنے لگیں عشاء کی نماز کے بعد حافظ روشن علی صاحب مسجد اقصیٰ میں نماز تراویح پڑھاتے ہیں۔ بہ دوست انکے پیچھے نماز پڑھکر اپنی روحانی تشنگی سے نہایت وسعت قلبی سے مالا مال ہوتے ہیں غرضیکہ رمضان مبارک میں جو دارالامان میں رحمت برس رہی ہے اسکا اندازہ یقیناً وہی لوگ لگا سکتے ہیں جنہیں خوش قسمتی سے ارض مقدس ۔۔۔ اور پورا بہرہ ۔۔۔ رہنے ۔۔۔ میں ۔۔۔ کا فخر حاصل ہے ؛

(۲) مکرمی منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل آجکل رخصت پر ہیں اور انکی جگہ منشی مہر محمد صاحب ایڈیٹری کے فرائض کو باحسن وجوہ انجام دے رہے ہیں جو چند پرچے منشی مہر محمد صاحب کی زیر ادارت شائع ہوئے وہ منشی صاحب کی جفاکشی اور حسن کارکردگی کی کافی ضمانت ہیں اور قاضی اکمل صاحب بدستور اخبار الفضل کی مینجری کا کام سر انجام دے رہے ہیں ؛ (۳) مکرمی میر محمد اسحٰق صاحب کی ماتحتی میں لنگر خانہ کا اور مہمانخانہ کا کام نہایت عمدگی سے ہو رہا ہے میر صاحب مکرم اپنے فرائض کو اس عمدگی سے سر انجام دے رہے ہیں کہ یقیناً انکے عہد میں لنگر خانہ اور مہمانخانہ کا باقاعدہ اور عمدہ کام دوسروں کیلئے قابل رشک نمونہ بن رہا ہے ہمیں جب کبھی حسن اتفاق سے مہمانخانہ میں جانے کا اتفاق ہوا ہم نے میر صاحب کو اپنے فرائض میں ہمہ تن مصروف پایا کاش گرلز سکول کا مینجر بھی کوئی میر صاحب مکرم جیسا ہی فرض شناس بزرگ مقرر کیا جاوے جو سکول کو موجودہ بربادی اور تباہی کی حالت سے نکالکر اسکے بوسیدہ قالب میں از سر نو جان ڈالدے ؛ (۴) مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کے فرائض کو نہایت تندہی اور جانفشانی سے ادا کر رہے ہیں مگر باوجود اسقدر فرض شناس ہونیکے مکرم شیخصاحب نے بھی گرلز سکول کی حالت کو بہتر بنانے کیلئے بہت ہی کم توجہ فرمائی ہے حالانکہ شیخصاحب مکرم الحکم میں بارہا سکول کی قابل رحم حالت کا دردناک فوٹو کھینچ چکے ہیں ہمیں توقع رکھنی چاہیے کہ مکرم شیخصاحب بہت جلد اس طرف توجہ فرماکر اپنی فرض شناسی کا بہترین ثبوت دینگے ؛ (۵) ہمارے معزز بھائی ماسٹر عبدالعزیز صاحب کی بیوی نے گذشتہ سے پیوستہ ماہ میں ماسٹر صاحب مکرم کو ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دیا ایسی حالتیں بھی طرح پر صبر و تسکین کی تلقین کرنا یقیناً انسانی جذبات سے ۔۔۔۔

ناظرین کرام کو عید مبارک ہو

قبل ازیں چند دوستوں کو خصوصیت سے نور کی توسیع اشاعت کے لیئے مخاطب کیا گیا تھا جنمیں سے بصد دقت اسوقت تک صرف ۲ دوستوں نے اپنا فرض ادا کیا لہذا اب عید مبارک کی خوشی میں ہر ایک دوست نور کیلئے ایک ایک دو دو خریدار عطا فرماکر دعا اور شکریہ کا موقع دے ؛

(مینجر نور قادیان)

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ ظفر الدین چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں

KHILAFAT LIBRARY

حضرت مسیح موعودؑ ایک عظیم الشان انسان تھے۔ ہر ایک مذہبی صحیفہ میں حضور پُر نور کی بعثت کی خبر ضرور پاؤ گے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک خاص لگاؤ ہے اگر ایک اور ایک وجہ کی طرح حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اسلام کو دنیا کے سامنے کسی نے ظاہر کیا تو وہ صرف حضرت مسیح موعودؑ ہی تھا اس سے پہلے حضرت باوا صاحبؒ کا اسلام اس طرح روز روشن کی مانند ظاہر نہ تھا مگر حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت پر زمین نے اپنے خفیہ خزائن کو اگل دیا۔ کیا یہ حضرت مسیح موعودؑ کا کچھ کم معجزہ ہے کہ وہ باتیں جو سالہا سال سے عوام الناس کی آنکھوں سے اوجھل تھیں حضرت مسیح موعودؑ کی آمد پر انہوں اسرار نے اپنے پردوں کو چاک کر دیا اور اپنے اصلی رنگ و روپ میں لوگوں کے سامنے آگئے باوجودیکہ حضرت باوا صاحب کا اسلام ایک بیّن اور کھلا کھلا واقعہ تھا۔ مگر کس قدر تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ سوائے حضرت مسیح موعودؑ کے اور کسی کو توفیق نہ ملی کہ وہ حضرت باوا صاحب کے اسلام کو لوگوں پر ظاہر کرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد پر حضرت باوا صاحب کا اسلام روز روشن کی طرح لوگوں کے سامنے آگیا ؛

ایسے ہی حضرت باوا صاحب نے بھی حضرت مسیح موعودؑ کے لئے ایسی صاف اور واضح و بیّن پیشگوئی کی ہے کہ جس سے حضرت باوا صاحب کے اسلام کی صداقت اور حضرت مسیح موعودؑ کی عظمت کا نقشہ ایک مخالف سے مخالف انسان کی آنکھوں کے سامنے بھی پھر جاتا ہے کیا یہ کچھ کم حیرت انگیز بات ہے کہ آج سے چار یا نصد سال پیشتر باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ پیشگوئی کرتے ہیں کہ اسے مردانیاں (ایک بزرگ جو تمام عمر حضرت باوا صاحب کے ہمراہ رہے) ہندوستان میں ایک عظیم الشان خدا کا بھگت پیدا ہونیوالا ہے۔ اور وہ اسقدر بلند مرتبہ اور عالی جاہ ہوگا کہ اس سے پہلے جسقدر ہندوستان میں خدا کے بھگت اور بزرگ اولیاء گذرے ہیں وہ ان سب سے بڑا اور عالی مرتبہ ہوگا ؛

یہ حیرت انگیز اور تعجب خیز خبر سنکر مردانا حضرت باوا صاحب سے عرض کرتا ہے کہ ہے سچے بادشاہ یہ عظیم الشان بزرگ کس خاندان سے پیدا ہونگے اور کس جگہ پیدا ہونگے ؛

یہ سُن حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں کہ وہ خدا کا پیارا بھگت جو ہندوستان کے گذشتہ سب بھگتوں سے بلند مرتبہ اور عالی مقام ہے وہ زمینداروں کے گھر میں جنم لیگا۔ اور تحصیل بٹالہ میں پیدا ہوگا اور صرف ایک خدا پر ہی اپنا بھروسہ اور دارومدار رکھے گا۔ سبحان اللہ دوستو غور کرو کیسی بیّن پیشگوئی کیسی واضح اور کھلی کھلی شہادت ہے صرف اسی پر ہی بس نہیں ہے دوسری جگہ پر لکھا ہے کہ وہ محض بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لئے نہیں آئیگا بلکہ وہ تمام دنیا کا عیسیٰ ہوگا اور اس کا روئے سخن کل بنی نوع انسان کی طرف ہوگا یعنی وہ دنیا کا نجات دہندہ ہوگا اور اپنے ایک خطرناک دشمن کا سر اپنی پیشگوئی کے ذریعہ دعا کی تلوار سے کاٹیگا اور جب اس کا دشمن اس بزرگ برتر کی پیشگوئی کے ماتحت مارا جائیگا تو فرشتے آسمان سے پھولوں کی بارش برسائینگے اور آسمانی فرشتے زمین پر رہنے والوں کو مبارکباد بھیجیں گے اور اس بزرگ برتر کی مہما گائینگے۔ کیونکہ وہ خدا کا پیارا بھگت گنہگاروں کو ہلاک کرنیوالا ہوگا اور غریبوں مسکینوں کی پالنا کرنے والا ہوگا ؛

یہ سب باتیں جنم ساکھی اور گرنتھ سے لیگئی ہیں

یہ پیشگوئی کل مذاہب پر اتمام حجت و تبلیغ حق کا اعلیٰ سے اعلیٰ ذریعہ ہے ؛

ہم نے اس ٹریکٹ کو سکھوں نانک پنتھیوں اور ستانیوں تک پہنچانے کے لئے گورمکھی میں چھپوایا ہے ہندوؤں میں تبلیغ کرنے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی احسن راہ نہیں غیر احمدیوں پر بھی اتمام حجت کے لئے یہ ایک عمدہ ذریعہ ہے ؛

باوجودیکہ آج کل کاغذ کی قیمت چوگنی ہے۔ سامان مطابع نہایت ہی گراں۔ مگر ہم نے محض صداقت کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے ایک روپیہ کے چالیس ٹریکٹ رکھے ہیں جو تقریباً اصلی لاگت ہے ۱۸ × ۲۲ کے ۸ صفحات کا ٹریکٹ ہے کاغذ اعلیٰ ٹائپ نہایت عمدہ چاہیئے کہ ہر ایک دوست کم از کم ایک روپیہ کے ٹریکٹ دفتر نور سے خرید کر سکھوں ستانیوں نانک پنتھیوں میں تقسیم کر کے اجر عظیم کا مستحق بنے ؛

لنڈن میں اسلام

حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں:-

ایک شخص کی اصلاح پہلے اپنے راستہ مراسلت میں جس شخص کا ذکر کیا تھا۔ کہ اسکے متعلق سنا گیا کہ وہ خواجہ صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے۔ مگر جب ہمیں ملا۔ اور دریافت کیا تو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا بھی انکار کیا۔ اور کہا کہ باوجود میرے ان اعتراضات کے خواجہ صاحب نے کہا کہ تم مسلمان ہی ہو۔ اسوقت حضرت مفتی صاحب نے اسے بہت سمجھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی تعریف کی تو اس نے ایک حد تک آنحضرت کی نبوت کا اقرار کیا۔ بلکہ تحریری اقرار کیا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ حضرت مرزا صاحبؑ کے متعلق مانا کہ وہ مسلمانوں کے واسطے اصلاح کے لیئے نبی تھے۔ اگرچہ ہم نے اسکا نام مسلمانوں میں نہیں لکھا تاہم غنیمت ہے کہ پہلے ارتداد کو اس نے چھوڑ دیا۔ اور جناب خواجہ صاحب کی کوشش بالکل بیکار نہ گئی۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔

قبول اسلام اس ہفتہ میں دو اور شخصوں نے ہماری تبلیغ سے اسلام قبول کیا۔ ایک مسٹر فاکس جن کا اسلامی نام یوسف رکھا گیا۔ اور ایک خاتون بنام مسز ڈرے کاٹ جن کا اسلامی نام آمنہ رکھا گیا۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ ؛

(باقی آئندہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اخبار نور قادیان

مورخہ ۳ - ۱۷ - جولائی ۱۹۱۷ء

KHILAFAT LIBRARY

اظہار درد

نکتہ چین دوست۔ بعض دوستوں کی طرف سے بڑی شدومد سے یہ کہا جاتا ہے کہ گاہے گاہے نور بیوقت کیوں شائع ہوتا ہے خاص مذہبی مضامین کے علاوہ دیگر مضامین کیوں شائع نہیں کیئے جاتے وغیرہ وغیرہ۔

مگر ان مہربانوں سے کیا یہ بات پوشیدہ ہے؟ کہ کوئی مہینہ ہی خالی جاتا ہوگا جس میں دس بارہ روز خاکسار ایڈیٹر کو باہر تبلیغ کے لیئے نہ جانا پڑتا ہو۔ اب ایک آدمی ایک وقت میں ایک ہی کام کر سکتا ہے خواہ اُس سے باہر سکھوں اور آریوں کے متعلق لیکچر دلوایئے یا پرچہ وقت پر بھیجئے ایک ہی بات ہو سکتی ہے دونوں ہونے سے رہیں۔ جب باہر لیکچروں کے لیئے جانے کیواسطے اتفاق ہوتا ہے تو وہاں تو دوستوں کا یہ زبردست مطالبہ ہوتا ہے کہ آپ بجائے دو روز کے چار روز ٹھہریں تاکہ دو تین لیکچر اور ہو جائیں۔ اب خدارا نکتہ چین دوست غور اور انصاف سے اس کا جواب دیں کہ وہ محمد یوسف ہونے سے رہے جو ایک تو لیکچروں کے لیئے باہر جائے اور دوسرا وقت پر اخبار دوستوں کو پہنچائے۔

ہاں یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ نائب ایڈیٹر کیوں نہیں رکھ لیا جاتا یہ سوال بظاہر تو کانوں کو سہانا اور خوشگوار معلوم ہوتا ہے مگر جب اخبار کی اشاعت ہی اسقدر قلیل بلکہ اقل ہو کہ ہمیں ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم دامنگیر ہو اور اخبار بصد دقت اپنا خرچ آپ ہی پورا کر سکے تو دریں حال نائب ایڈیٹر کے رکھنے کا خیال ہی کس طرح ہو سکتا ہے مثل مشہور ہے:-

بھوجن کا سہنا پڑا دھن کی کیسے آس

دوسری طرف کسقدر حیرت اور تعجب کی جا ہے کہ جب وی پی کیئے جائیں اکثر مہربانوں کی طرف سے وی پی واپس آجائیں حالانکہ پندرہ بیس روز پہلے وی پی بھیجنے کی اطلاع بھی دی جائے مگر ایسے مہربان اگر اسکو مہربانی کہا جاوے جو بلاوجہ اور بلاسبب وی پی واپس کر دیں انکو کیا کہا جاوے ان زبردستوں نے اگر وی پی واپس ہی کر دینے ہوتے ہیں تو کم از کم جب پندرہ روز پہلے اطلاع دی جاتی ہے ممانعت وی پی کی اطلاع دیدیا کریں تاکہ خواہ مخواہ دفتر کو وی پی کی واپسی کے اخراجات کا زیر بار ہونا پڑے مگر ایسے زبردست دوستوں کا کیا علاج جو بلاوجہ اور بلاسبب باوجود پیشگی اطلاع دینے کے وی پی واپس کر کے عاقبت کے لیئے نیک توشہ جمع کریں۔

جہاں تک ہم نے غور کیا ہے وی پی واپس کرنا کوئی کار خیر نہیں ہے بلکہ ایسے نازک وقت میں جبکہ کاغذ نہایت گران ہے سامان مطابع نہایت ہی مہنگا ہے ان حالات میں وی پی واپس کرنا صریح ظلم ہے۔ اور اپنے ہاتھوں مجاہد پرچوں کی جڑوں پر کلہاڑا چلانا ہے مگر باوجود یہ سمجھتے ہوئے پھر بھی ہم یہی دعا کرتے ہیں کہ اگر دوست کار خیر سمجھ کر وی پیوں کو واپس فرماتے ہیں تو خدا دین و دنیا کے برکات اور حسنات سے ان مہربانوں کو مستفیض فرما وے۔

ورنہ ....

پچھلے دنوں ایک آریہ اخبار نویس نے لکھا تھا کہ اس نے چار ہزار وی پی کیئے جسمیں صرف نو یا دس واپس آئے۔ مگر دوسری طرف کیا کوئی احمدی اخبار کہہ سکتا ہے کہ اس نے یکصد وی پی کیا ہو اور اُس میں سے ۱۰ واپس آئے ہیں نہیں نہیں پچاس وی پی کیئے ہوں اور اسمیں سے دس واپس ہوئے ہوں نہیں نہیں چالیس وی پی کیئے ہوں اور اس میں سے دس واپس ہوئے ہوں اب اس سے آگے میرا کہنے کو دل نہیں چاہتا دریں حال جب خریداری کا یہ عالم ہو وی پی کی وصولی کا یہ حشر ہو تو کس طرح اور کیسے نائب اڈیٹر رکھنے کا خیال بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اب آپ خود ہی خیال کریں کہ جب نائب اڈیٹر کا بھی کوئی انتظام نہ ہو سکے اور اڈیٹر باہر تبلیغ کے لیئے جائے تو پھر ایک ہی کام کر سکیگا یا باہر جا کر تبلیغ کرے اور یا وقت پر لوگوں کو اخبار پہنچائے دونوں کام ہونے سے رہے۔ اب آپکا اختیار ہے کہ خواہ آپ خادم اڈیٹر نور سے لیکچروں کی خدمت لیں اور یا اخبار وقت پر وصول کر لیا ایک وقت میں دونوں باتیں کم از کم میری طاقت سے باہر ہیں۔

اخبار کی توسیع اشاعت کے متعلق دوستونکی غفلت

اب یہ بات بھی قابل غور ہے کہ آجکل کاغذ نہایت ہی گران ہے پہلے کی نسبت چوگنی قیمت ہو گئی ہے۔ کاغذ کی بڑھتی ہوئی قیمت نے بڑے بڑے اخبارات جنکی اشاعتیں لاکھوں تک پہنچی ہوئی ہیں کے منہ پھیر دیئے ہیں۔ بنگالی - انگلشمین - ٹائمز بمبئی کرانیکل وغیرہ جو انگریزی کے مشہور و معروف اخبارات ہیں جنکی اشاعتوں کا دائرہ بہت وسیع ہے اور جن کے لاکھاں پتی خریدار ہیں گرانی کاغذ سے تنگ آ کر نہ صرف اخبارات کے حجم ہی کم کر دیئے بلکہ قیمتیں بھی بڑھا دیں ولائیت میں ایک اخبار سو سال سے کامیابی سے چل رہا تھا مگر آخر کاغذ کی شدید گرانی نے اس اخبار کا دیوالہ نکال دیا تو اب آپ خیال فرماویں کہ جب بڑے بڑے اخبارات کا یہ حال ہے تو پھر بیچارہ نور کس شمار و قطار میں ہے گرانی کاغذ کی وجہ سے نور کی توسیع اشاعت کے لیئے اپیلیں در اپیلیں کی گئیں اور ہر ایک خریدار کو خصوصیت سے توجہ دلائی گئی مگر کیا مجال کہ سوائے چند محدود دوستوں کے کسی نے اس طرف توجہ تو کی ہو۔ کسی نے یہ کہدیا کہ اخبار وقت پر نہیں آتا کسی نے یہ کہدیا کہ صرف مذہبی مضامین ہوتے ہیں۔ کسی نے کچھ بہانہ بنا دیا کسی نے کچھ۔ اس بہانہ بازی کو دیکھ کر مجھے بلا ساختہ ایک رند شاعر کا یہ شعر یاد آ گیا۔ جس نے بہانہ بازی سے تنگ آ کر اس طرح

KHILAFAT LIBRARY

جلے دل کے پھپھولے پھوڑے تھے سے
حجت جا شکایت جا بہانہ جا
تیرا ہی دل نہ چاہے تو باتیں ہزار ہیں

نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت پر کمر بستہ ہے دوست تو دوست دشمن تک اسکے معترف ہیں خاکسار اڈیٹر نور کے سکھوں کے متعلق مضامین کو آریہ اخبارات نے لیا اور آریوں کے متعلق مضامین کو سکھ اخبارات نے اپنے لیڈنگ کالموں میں جگہ دی اب نور کی مقبولیت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو کماحقہ بجا لا رہا ہے۔ چاہیئے تھا کہ بہی خواہان ملت اس قومی خادم کی جسقدر بھی اعانت کرتے در حقیقت ایسے قومی خادم کی مدد کرنا اپنی مدد آپ کرنیکے مصداق تھا) کم تھی مگر دوستوں نے قطعاً اس طرف توجہ ہی نہیں کی یغضب خدا کا وہ نور کے کونسے خریدار ہونگے جنکے ایک دو دوست نہوں اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور جیسے سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کرنیوالے پرچہ کی خریداری کے لیئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے معلوم نہیں اس سے بڑھکر اور کونسا نازک وقت آئیگا اور ہمارے دوست کس موقع کے منتظر ہیں ؎

کیا ہم مذہبی مضامین لکھنے بند کر دیں؟ بعض مذہب کی تقدیس سے بے پروا دوست ہمارے سامنے یہ سوال رکھتے ہیں کہ ہم مذہبی مضامین لکھنا چھوڑ دیں۔ مگر ان دوستوں کو کیا معلوم کہ مذہب اور پیارے مذہب کی خاطر ہم نے عزیز دالدین کو چھوڑا مذہب اور پیارے مذہب کی خاطر وطن کو خیر باد کہی مذہب اور پیارے مذہب کیلیئے اپنوں کو خون کا پیاسا بنایا مذہب اور پیارے مذہب کے لیئے لوگوں سے لاکھوں گالیاں سُنیں۔ کیا وہ چیز جو اسقدر قربانی کے بعد حاصل ہوئی ہو یہ کس طرح اور کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسی عزیز در عزیز چیز جو اسقدر قربانیوں کے بعد میسر آئی ہو اسکی حمد اور اسکی تعریف کے گن ہم دوسروں کے سامنے نہ گائیں جب تک ہاتھ میں قلم ہے۔ جب تک دماغ میں طاقت ہے جب تک دم میں دم ہے اسوقت تک ہم مذہبی مضامین لکھنے اپنے پیارے مذہب کی دوسروں کو دعوت دینے سے نہیں رُک سکتے اور نہیں رُک سکتے مذہب ہمارا اوڑھنا مذہب ہمارا بچھونا مذہب ہماری روح مذہب ہماری جان مذہب ہماری عزت ہے۔ اب یہ کس طرح اور کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم مذہبی مضامین سے مُنہ پھیر کر اپنی توجہ کو دوسری طرف لگائیں دنیوی مضامین دنیا داروں کو مبارک رہیں اور ہمیں مذہبی مضامین مبارک رہیں۔

لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ

تمھارے لیئے تمھاری راہ مبارک اور ہمارے لیئے ہماری راہ مبارک ؎

میرا روئے سخن صرف ان لوگوں کی طرف ہے جنکے دل میں پیارے اسلام کی محبت ہے کہ وہ ایسے مجاہد پرچہ کے لیئے جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے جسکے معرکۃ الارا مضامین سے بفضل ایزدی اکثر ارواح فیض حاصل کر چکی ہیں اور کر رہی ہیں وہ ایسے بے نظیر خادم اور مجاہد پرچہ کی اعانت کے لیئے آگے بڑھیں اور دامے درمے قدمے سخنے نور کی اعانت سے اللہ تعالیٰ کے حضور ثواب دارین کے وارث بنیں۔ ضرورت ہے کہ احباب کرام نور کی توسیع اشاعت کے لیئے اسوقت جبکہ گرانی کاغذ کیوجہ سے نور شدید مشکلات سے گذر رہا ہے ہمہ تن ہوکر کوشش کریں یار وہ نور کے کونسے خریدار ہونگے جنکے ایکدو دوست نہوں اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور جیسے مجاہد پرچہ کی خریداری کے لیئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے ہر ایک خریدار اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ایک ایک دو دو خریدار پیدا کردے تو نور ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی مالی مشکلات سے آزاد ہو سکتا ہے ایک یا دو خریداروں کا پیدا کرنا بھی کچھ مشکل ہے۔ وہ نور کا کونسا خریدار ہوگا جسکے ایک دو دوست نہوں اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور جیسے مجاہد پرچہ کی خریداری کے لیئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ میں دیکھونگا کہ کون کونسے احباب کرام اس اڑے وقت میں آگے بڑھتے ہیں۔ اور سب سے پہلی لبیک کس دوست کی ہوتی ہے۔ ماہ مئی میں خصوصیت کے ساتھ تقریباً ۳۸۰ دوستوں کو نور کی توسیع اشاعت کے لیئے خصوصیت سے مخاطب کیا گیا تھا جنمیں سے صرف اسوقت تک کل گیارہ بارہ دوستوں نے تسلی بخش جواب دیا جن کا نام بنام شکریہ ؎ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشو میں کیا جائیگا خدا جانے باقی ۳۶۸ دوست کیا سوچ رہے ہیں معلوم نہیں اس سے زیادہ نازک وقت اخبار نور پر اور کونسا آئے گا جبکہ کاغذ شدید گراں ہے اور اُجرت طبع بہت مہنگی ہوتے جا رہی ہے۔ مگر ہمارے دوست نور کی توسیع اشاعت کے اہم خیال سے قطعی بے فکر ہیں۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو کماحقہ بجا لا رہا ہے۔ اگر خدانخواستہ نور بند ہو گیا تو ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو ایک زبردست دھکا لگیگا اگر ناظرین یہ روز بد نہیں دیکھنا چاہتے تو دوستوں کو چاہیئے کہ نور کی توسیع اشاعت کے لیئے ہمہ تن سعی فرما دیں۔ وہ نور کے کونسے خریدار ہونگے جن کے ایک دو دوست نہوں اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور کی توسیع اشاعت کے لیئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے ؎ والسلام

قوت کی بے نظیر دوائی

یہ دوائی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ الہام اطلاع پاکر تیار کی
یقیناً سمجھو کہ جس طرح کلاموں میں سے خدا کا کلام بے نظیر ہے اس طرح دوائیوں میں سے یہ دوا بے نظیر ہے
اس دوائی پر اس قدر بھروسہ اور اعتماد ہے کہ اگر چار روز کے کھانے سے کسی دوست کو فائدہ نہ ہو۔ تو بیشک دوائی واپس کردو قیمت واپس کردی جاویگی
باوجود نہایت ہی قیمتی دوائیوں کے اور تیاری کیلئے خاص محنت شاقہ کے
قیمت بیس گولیوں کی صرف ایک روپیہ
ملنے کا پتہ — معرفت
مینیجر نور اخبار قادیان

شذرات

KHILAFAT LIBRARY

مساوات اسلام ایک غیر مسلم کی نظر میں - ہمعصر لائل گزٹ اپنے ۳ جون کے اشو میں لکھتا ہے - شری گورو ارجن دیو جہاراج کی شہادت کے دن یعنی ۲۵ - مئی گذشتہ کو دیال سنگھ کالج لاہور میں زیر سرپرستی سری گورونانک کلب ایک جلسہ بصدارت پروفیسر تیوچرن سنگھ صاحب ایم اے منعقد ہوا جس میں سنگور کے پوترجیون اور پوتر سکوت (تعلیم) پر پنڈت نرائن داس اور پروفیسر ٹھنڈیانی وغیرہ اصحاب نے تقریریں کیں - پروفیسر ٹھنڈیانی نے اپنے لیکچر میں اخوت اسلامی کی بے حد تعریف کی - اور فرمایا کہ اسلام ہر زمانہ میں اخوت کے عملی نمونے ہمارے پیش کرتا رہا ہے - بادشاہ اور گدائے بینوا ہر طبقہ کے مسلمان ایک ہی مسجد میں اور ایک ہی فرش پر کھڑے ہو کر شانہ بشانہ نماز پڑھ سکتے ہیں - اور کوئی کسی سے پرہیز نہیں کرتا "

پروفیسر ٹھنڈیانی پر ہی کیا منحصر ہے تعلیمیافتہ اور آزاد خیال ہندو عموماً اسلامی اخوت کے مداح پائے جاتے ہیں - لالہ ہنسراج صاحب بی - اے لیڈر آریہ سماج تو اسلامی اخوت کے دلدادہ اور اسے آریہ اخوت کا آئیڈیل بنانا چاہتے ہیں - آپ اپنے لیکچروں میں اکثر اس واقعہ کا کہ خلیفہ اسلام نے جو اونٹ پر سوار تھے - آدھی منزل طے ہو جانے پر اس حبشی غلام کو جو مسلمان ہو چکا تھا - اونٹ پر سوار کیا اور خود اسکی بجائے اونٹ کی نکیل پکڑ کر ساربانی کے فرائض ادا کیئے حتیٰ کہ اسی حالت میں شہر میں داخل ہو گئے - ذکر کرتے رہتے ہیں

یہ امر واقعہ ہے کہ جیسی بے نظیر مساوات اسلام پیش کرتا ہے اور کوئی دین اسکا پاسنگ بھی نہیں پیش کر سکتا دور کیوں جائیں ہمعصر خالصہ اخبار کا قابل ایڈیٹر اپنے ۱۸ - مئی کے اشو میں یوں رقمطراز ہے :-

" اگر ایک غیر مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص سکھ ہوتا ہے - تو گویا وہ ہمیشہ کے لیئے برباد ہو جاتا ہے - اور اپنے خاندان کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیتا ہے روزمرہ ایسے واقعات دیکھنے میں آتے ہیں - کہ ایک شخص نے سکھ مذہب کو قبول کیا - تو اسکی اولاد ہمیشہ کے لیئے کنواری رہ گئی - ایسی دو چار نہیں ہزاروں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں -

---

بھائی لکھبیر سنگھ صاحب نے اپنے پرانے مذہب اسلام کو چھوڑا - اور سکھوں میں داخل ہوئے - مگر آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ انکے لڑکوں کے لیئے سکھوں میں کوئی میدان نہیں اور سکھوں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں نکلتا جو قوم کی خاطر قربانی کرے

چند مہینوں کا ذکر ہے - عاشق قوم مرحوم و مغفور جناب بھائی دت سنگھ صاحب گیانی کے صاحبزادے اور ہمارے معزز دوست ڈاکٹر بلدیو سنگھ صاحب ایم - ڈی جو ولایت سے ایک درجن قریب ڈگریاں رکھتے ہیں - اور آجکل ریاست نابھ کے سینٹر ہیلتھ کمشنر ہیں کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا - آپکے لیئے سکھوں میں سے ہر چند کوشش کی گئی - مگر ہمارے ان اور دوسرے قدرتی لیڈروں میں سے ایک شخص بھی نیک مثال پیدا کرنیوالا نہ نکلا - اور آخر ڈاکٹر صاحب کے دوستوں نے آپ کو غیر سکھ گھرانہ میں شادی کرنے کیلیئے مجبور کیا - جو آخر ایک غیر سکھ اور شریف خاندان کی لڑکی سے امرت چھکا انند کیا گیا -

---

ہم لوگوں کے لیئے باعث ندامت ہے - اگر ایسے ایسے بڑی حیثیت کے اصحاب کے لیئے ہم کوئی انتظام نہیں کر سکتے - تو غریب اور نادار لوگوں کو ہم سے کیا امید ہو سکتی ہے "

معفور اب دیکھ لو آفتاب آمد دلیل آفتاب عیاں راچہ بیان دوسری طرف آپ ذرا آریہ سماج کی طرف نظر دوڑائیے باوجودیکہ آریہ سماج نے شدھی کے طبل پر بڑے زور سے ڈنکا لگایا مگر یہ امر واقعہ ہے کہ آریہ سماج بنی نوع انسان کے سامنے مساوات کا عشر عشیر بھی نہ پیش کر سکا جسقدر " اللہ اکبر " کی غلامی کا جوا اپنی گردن سے اتار کر " اگنی سیٹری پروتم " کے حلقہ بگوش بنے - ان سبکو آریہ سماج ہضم کرنے سے قاصر رہا مہاشہ دھرمپال کا دل کھٹا ہوا تو محض اسیوجہ سے اور دوسروں کو جو آریہ سماج سے منہ پھیرنا پڑا تو محض اسی لیئے - مساوات ہی ایک چیز ہے جو اقوام کی اقوام اور ملکوں کے ملکوں کو نہایت آسانی سے ہضم کر سکتی ہے نہ اسکے سامنے پہاڑ ٹھیر سکتا ہے نہ بیابان و جنگل روک ہو سکتی ہے اور نہ دریا حائل رہ سکتا ہے - یہ ایک ایسی زبردست طاقت ہے کہ اسکے سامنے اگر پہاڑ آئے تو ریزہ ریزہ ہو کر چکنا چور ہو گئے بیابان اور جنگل اور دشت نوردی لہلہاتا ہوا گلزار اور سبزہ زار بن گیا دریا خشک ہو گئے - مگر یہ خوبی اور نعمت غیر مترقبہ سوائے اسلام کے آپ کسی اور مذہب میں نہیں پائینگے کیونکہ اسکے لیئے بزرگان اسلاف کے نمونوں کی ضرورت ہے جو سوائے اسلام کے دیگر ادیان میں عنقا ہیں ہاں اس نیلگوں آسمان کے نیچے صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو بنی نوع انسان کو مساوات کی نعمت سے مستفیض کر سکتا ہے

چنانچہ ایک جاپانی نومسلم نے رسالہ " اسلامک ریویو " کے ایڈیٹر سے بیان کیا ہے کہ " میں نے کئی سال بدھ مذہب کے مندروں اور بعد ازاں عیسائی مذہب کے گرجوں میں خاک چھانی ہے لیکن مجھ کو ان ہر دو مذاہب میں کچھ نہ کچھ فروگذاشت محسوس ہوئی میں آزادی کے ساتھ کہتا ہوں - کہ میری طبع کو تسکین نہیں ہوئی - جب تک میں نے قرآن مجید کی آیات نہ پڑھ لیں - اور ایک آیت جس نے میرے دل میں خاص طور پر جوش پیدا کر دیا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بیشک خدا کے نزدیک تم میں وہی سب سے زیادہ بزرگ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے)

آگے چلکر یہی جاپانی نومسلم کہتا ہے - کہ " میرے والدین اور میرے بھائی بدھ مذہب کے زیر سایہ پیدا ہوئے تو حتی المقدور انہوں نے بہت کوشش کی - کہ میں اسلام قبول نہ کروں - جو دنیا کے تمام مذاہب میں مکمل مذہب ہے - کتنے ہی مرد اور عورتیں مصیبت کی حالت میں ہیں وہ محض اسوجہ سے اس حالت میں ہیں - کہ اسکو محسوس نہیں کرتے کہ خدا کی طرف سے بندوں کو کیا الہام ہوا ہے وہ الہام حسب ذیل ہے " ہم نے تمکو ایک تنہا مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم میں سے کوئی شخص بھی خدا کا معتقد نہیں ہے - تاوقتیکہ اپنے بھائی کے ساتھ ایسی محبت نہ کرے - جیسی کہ خود اپنے ساتھ " اب میں ایک نومسلم ہوں اور بالکل تیار ہوں - کہ ایسے شخص کی طرح کام کروں جسکو اللہ پر عقیدہ ہے جو کچھ میرے امکان میں ہے میں اسلام کیوجہ سے کرنے پر تیار ہوں مثل ان پیروان اسلام کے جو آنحضرت رسول صلعم کے زمانہ میں تھے -

نومسلم کی یہ رائے لکھنے کے بعد رسالہ مذکور لکھتا ہے

کہ مسٹر عبد العلیم میشودا (جاپانی نو مسلم کا نام) ٹوکیو کے ایک متمول سوداگر کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں ۔

جاپانی نو مسلم بھائی قرآن مجید کی ایک ہی آیت شریف سنکر مشرف باسلام ہوگیا ہے ۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ساڑھے تیرہ سو سال سے ایسا ہی ہوتا چلا آرہا ہے ۔ کئی خوش نصیبوں پر چند ہی کلمات کلام الٰہی کے سننے سے انوار و برکات کے دروازے کھل گئے ۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بے شک خدا کے نزدیک تم میں وہی سب سے زیادہ بزرگ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے ۔ یہ مساوات کی بنیادی پتھر اوّل تو آپ کسی ادیان میں سوائے اسلام کے نہیں پاؤ گے اگر کوئی کھینچا تانی کر کے دیگر مذہبی کتب سے دلیل اور عبارہ نکال بھی دے تو عملی نمونہ قطعاً نہیں پاؤ گے ۔

KHILAFAT LIBRARY

ویدک طریقہ کے خلاف مہاتما منشی رام کا سنیاس ۔

مہاتما منشی رام گورنر گوروکل کانگڑی نے کچھ عرصہ ہوا کہ سنیاس دھارن کیا تھا جسپر بعض اخبارات میں آپکی حد سے بڑھکر تعریف کی گئی اور غالباً اسی عزت کا آپکو مستحق ٹھہرایا گیا جو آریہ سماجی حلقہ میں سوامی دیانند کو حاصل تھی بذریعہ سنیاس اپنی شکل و شباہت و نام کو تبدیل کرنے کے بعد آپنے سب سے بڑا کام جو کیا وہ یہ تھا کہ ایک غیر معین عرصہ تک گوشہ نشینی اختیار کر کے کچھ وید دیا دھیان میں رہے اور اب شاید کسی سرد پہاڑی مقام کے مزے لے رہے ہیں ۔ لیکن یہ دیکھ کر کچھ زیادہ تعجب نہیں ہوا ۔ کہ ہندی اخبارات میں آپکے خلاف اس مطلب کے مضامین نکل رہے ہیں کہ آپکے سنیاس دھارن کا طریقہ ویدمریاداو سوامی دیانند کی ودھی کے بالکل اُلٹ تھا ۔ چنانچہ ایک تازہ مضمون میں سوامی منگلانند اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لکھتے ہیں ۔ کہ مہاتما جی کے سنیاس دھارن کے وقت میں خود وہاں موجود تھا ۔ اور تمام کارروائی کو دیکھ کر میں کہہ سکتا ہوں کہ آپنے ویدمریاداو سوامی دیانند جی کی لکھی ہوئی ودھی کے بالکل خلاف طریقہ سے سنیاس دھارن کیا ہے کیونکہ گورو باقاعدہ طور پر نہیں بنایا اور نہ کسی سے قاعدہ کے مطابق سکھشا لی ۔ خود ہی گیروے کپڑے پہنکر منڈل ہاتھ میں پکڑے آموجود ہوئے اور خود ہی اپنا نام شردھانند رکھ لیا ۔ جن اخبارات نے مہاتما جی کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے تھے دیکھیں اب وہ اس اعتراض کا کیا جواب دیتے ہیں ۔

مہاتما منشی رام صاحب پر کیا منحصر ہے خود سوامی دیانند صاحب بھی اپنے ہی پیشکردہ معیار سنیاس پر پورے نہیں اترتے ۔ چنانچہ سوامی صاحب ستیارتھ پرکاش کے ۱۵۹ صفحہ پر ویدوں سے سنیاسی کے لیئے منترایات ارقام فرماتے ہیں ۔ سنیاسی وہ ہے جو مرقومہ ذیل تینوں خواہشوں میں بندھا ہوا نہو وہ سنیاسی ہوتا ہے ۔ اوّل دنیا کے لوگ ہجو کریں یا تعریف کریں تو اسکے دل میں کچھ خوشی اور افسوس نہ ہو ۔ اور جتنے دنیا کے دشتے بھوگ ہیں عورت روپیہ ۔ ہاتھی چندن وغیرہ انکو حقیر جانے ۔ دولت جمع نہ کرے اور دولتمندوں کی تعریف نہ کرے یہ سنیاسی کی نشانی ہے ۔ سوم ۔ اپنے لڑکوں سے موہ (محبت) نہ کرے یہ سنیاسی کی نشانی ہے اور جو سنیاسی ہوتا ہے اسکو دنیا کے متعلق کسی کاروبار کا کرنا ضروری نہیں ۔" اس سے صاف ظاہر ہے کہ شری سوامی دیانند صاحب اپنے پیشکردہ معیار کسوٹی پر بھی سنیاسی ثابت نہیں ہوتے ۔

پہلی دو خواہشوں کے ضمن میں جسمیں روپیہ کی خواہش اور اسکے اکٹھا کرنے کا ذکر موجود ہے وہ خواہش رشی جی میں صرف معمولی طور سے نہ تھی بلکہ اسقدر زوردار تھی کہ انہوں نے روپیہ اکٹھا کرنے میں بڑے بڑے دولتمندوں اور راجوں کو اپنی طرف کھینچا اور جسقدر وہ روپیہ اکٹھا کرنے کیلیئے کوشش کرتے رہے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے جب سوامی جی فوت ہوئے تو لاکھ روپیہ سے زیادہ کی جائداد چھوڑ گئے اور پھر اسکے بعد جو یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ سنیاسی کے لیئے کسی کاروبار کا کرنا ضروری نہیں ہے اگرچہ یہ اصول عام ہندو سنیاسیوں پر تو صادق آسکتا ہے مگر خود سوامی دیانند جی کا اسکے خلاف عمل تھا ۔ چنانچہ سوامی صاحب عام کاروباری لوگوں کی طرح آدمی ملازم رکھتے ایک بہت بڑا پریس جاری کر رکھا تھا کتابیں چھاپتے تھے اور اسپر یہ عبارت لکھدیتے تھے "کہ ان کتابوں کو کوئی اور نہ چھاپے" باقی رہا لڑکوں بالوں سے محبت سو سوامی جی کا لڑکا بالا ہی نہ تھا تو وہ محبت کس سے کرتے ۔

پر ستیارتھ پرکاش کے ۱۶۳ صفحہ پر لکھا ہے کپال یعنی بھیک مانگنے کا برتن درخت کی جڑ میں قیام اور برے کپڑے اور سب کے اوپر یکساں خیال کرنا ۔ نہ کسی سے محبت اور نہ کسی سے دشمنی یہ سنیاسی کے علامات ہیں ۔ اب ہم ان علامات کے ذریعہ سوامی دیانند صاحب کے سنیاس کا امتحان کرتے ہیں تو ہم صاف دیکھتے ہیں کہ وہ ان علامات کے لحاظ سے بھی سنیاسی نہ تھے اول بجائے کپال یعنی کاسہ گدائی رکھنے کے وہ آریہ سماج قائم کرنے کے بعد رسوئی کے لیئے اچھے اچھے خوبصورت برتن رکھتے تھے اور بجائے ہرروز بھیک مانگ کر لانے کے ہر روز اپنے نوکروں کی معرفت اچھے سے اچھے کھانے پکواتے تھے ۔ دوم بجائے کسی درخت کے نیچے بیٹھ رہنے کے عمدہ سے عمدہ سجی ہوئی کوٹھیوں میں ٹھیرتے تھے ۔ سوم بجائے برے کپڑوں کے عمدہ سے عمدہ ریشمی کپڑے پہنتے تھے ۔ چہارم کسی سے محبت اور کسی سے بیر نہ رکھنے کی بجائے اپنی پالیسی پر چلنے والوں سے محبت اور اپنے مخالفوں سے دشمنی رکھتے تھے ۔ پس ان علامتوں کے لحاظ سے بھی سوامی صاحب معیار سنیاس پر پورے نہیں اترتے ۔

پھر ستیارتھ پرکاش کے ۲۶۴ صفحہ پر لکھا ہے جو کوئی غضب ظاہر کرے اسپر سنیاسی غضب نہ کرے (۲) جھوٹ کبھی نہ کہے یعنی سنیاسی ہمیشہ ہی سچ بولے (۳) ایک برتن رکھے (۴) ایک دفعہ ہی بھکشا کرے اب ان علامات کے لحاظ سے بھی پنڈت دیانند صاحب معیار سنیاس پر پورے نہیں اترتے اوّل امر یہ کہ سنیاسی غصہ نہ کرے مگر واقف کار لوگ خوب جانتے ہیں کہ

پنڈت صاحب میں کسقدر غصہ تھا مثال کے طور پر ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے ۱۵- جولائی ۱۸۸۶ء کے آریہ گزٹ میں لکھا تھا کہ ایک دفعہ پنڈت جی اجمیر میں لیکچر دے رہے تھے اور ہزارہا آدمی موجود تھے اسوقت وہاں کا ایک بڑا معزز عہدہ دار صاحب حکومت بیٹھا ہوا تھا اثنائے لیکچر یا دیا کھیان میں اس نے سوامی جی کو کہا کہ آپ اپنے لیکچر میں نرم الفاظ استعمال کریں جس کا پنڈت جی نے یہ جواب دیا "ارے تو سنسکرت ودیا سے بالکل مورکھ ہے شاستر ارتھ تیری کو معلوم نہیں تُو اپنے من میں سمجھتا ہوگا کہ سوامی دیانند سرسوتی ایک فقیر ہے اور میں بڑا آدمی ہوں یہ یاد رکھ کہ میں تیری کو ایک کیڑے کی ٹانگ کا ہزارم حصہ بھی نہیں سمجھتا - اور میں بھری سبھا میں کہتا ہوں کہ کسی پورب جنم کے پُن پرتاپ کی وجہ سے تیرے کو یہ رتبہ مل گیا ورنہ تُو تو ایسا دھرم بھرشٹ ہے کہ تیرا مُنہ دیکھنا جوگ نہیں۔" اُف ایسا غضب اور سنیاسی کے مُنہ سے توبہ - اور پھر صاحب حکومت کے سامنے تعجب حیرت!!!

پھر یہ کہ سنیاسی ایک ہی پاتر یعنی کاسۂ گدائی رکھے مگر سوامی جی کا اسپر بھی عمل نہ تھا ہاں ایک پاتر کی بجائے کثرت سے برتن رکھتے تھے چہارم یہ کہ ایک دفعہ بھکشا کرنے کی جو ہدایت ہے اسپر بھی آپ کا عمل نہ تھا عمدہ عمدہ بھوجن کے بڑے شائق تھے اور اسکے لیئے باقاعدہ باورچیخانہ کا انتظام تھا

پھر آگے چلکر ستیارتھ پرکاش کے ۶۶ صفحہ پر لکھا ہے کہ "ہاڈ جس کا ستون ہے ناڑیوں سے بندھا ہوا ماس اور خون کا اوپر سے لیپن اور چمڑے سے ڈھکا ہوا ادم سے بدبودار پیشاب اور پاخانہ سے بھرا ہوا۔ بڑھاپے اور دکھ سے جڑا ہوا بیماری کا گھر پیاس وغیرہ تکلیفوں سے ہمیشہ بیقرار اور حیض کی طرح ..... اور سب بھوتوں کا قیام ایسا جو یہ جسم ہے۔ اس کو سنیاسی یوگ ابھیاس سے چھوڑ دے"

اس ہدایت کے لحاظ سے بھی پنڈت دیانند صاحب سنیاسی نہ تھے۔ کیونکہ انہوں نے جوگ ابھیاس سے جسم نہیں چھوڑا - بلکہ ایک مہینہ کی لگاتار بیماری سے انکا جسم انکی روح سے الگ ہوا - وہ بھی صرف ۶۰ سال کی عمر میں ہی - حالانکہ پنڈت دیانند کے قول کے موافق جوگی اور سنیاسی کی عمر چار سو برس کی ہو سکتی ہے - مگر آپ اپنے جوگ اور ویدک پرارتھنا کی بدولت ہی ایشور سے ہمیں سو برس زندہ رکھو اپنی عمر کا چار سو برس کی تو ایک طرف رہا - سو برس کی بھی نہ بنا سکے - پھر آگے چلکر ستیارتھ پرکاش کے ۱۷۳ صفحہ پر سوامی صاحب لکھتے ہیں "جیسی مصیبت روپیہ کے رکھنے میں گرہستیوں کو ہوتی ہے - اس سے کئی درجہ زیادہ روپیہ رکھنے میں سنیاسیوں کو ہوتی ہے - کیونکہ گرہستیوں کے استری لڑکے اور نوکر وغیرہ حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں - اور سنیاسی کا کوئی نہیں - اسلیئے سنیاسی کو دھن جمع نہیں کرنا چاہیئے - اور جو رکھیگا - سو مکتی کو نہ پاکر دنیا میں گر پڑے گا"

اب اپنی اس تحریر کے موافق بھی پنڈت دیانند صاحب سنیاسی نہ تھے - کیونکہ وہ صرف جسم کے گذارہ کے لائق روپیہ نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ ہزاروں سے گذر کر لاکھوں روپیہ کی جائداد پیدا کر رکھی تھی - بقول بعض آریہ تحریروں کے پنڈت دیانند صاحب جو ویدک پریس اور کتب وغیرہ چھوڑ گئے - وہ لاکھ روپیہ سے بھی زائد کی جائداد تھی - اور نقد روپیہ اور سامان اسکے علاوہ سمجھنا چاہیئے - پس اسقدر روپیہ اپنے پاس رکھ کر وہ خود اپنے قول کے موافق سنیاسی نہ تھے کیونکہ سوامی صاحب نے اس فقرہ کے آخری حصہ میں بیان کیا ہے کہ "جو جسم کے گذارہ سے زیادہ رکھیگا - وہ مکتی کو نہ پاکر دنیا میں گر پڑے گا"

اب جائے غور ہے کہ جب شری سوامی دیانند صاحب بانیٔ آریہ سماج کے سنیاس کا یہ عالم تھا - تو اگر مہاتما منشی رام صاحب نے بھی اس ریت (طریقہ) کے مطابق سنیاس کو باقاعدہ حاصل نہ کیا ہو تو اسپر سوامی منگلانند کا اخبارات میں مہاتما منشی رام صاحب کے متعلق اظہار ناراضگی سے کام لینا سراسر زیادتی ہے ایسے نکتہ چین دوستوں کو پہلے سوامی دیانند صاحب کے سنیاس پر نظر تنقید ڈالنی چاہیئے اگر سوامی دیانند صاحب اسقدر شرائط کی پابندی نہ کرتے ہوئے لاثانی سنیاسی ہو سکتے ہیں تو پھر مہاتما منشی رام صاحب تو ایک شرط کی پابندی نہ کرنے پر لاثانی سے بھی بڑھکر لاثانی اور لاثانی سنیاسی ہونیکا حق رکھتے ہیں: نکتہ چین دوستوں کو ذرا سوچ سمجھ کر نکتہ چینی کے میدان میں قدم رکھنا چاہیئے

KHILAFAT LIBRARY

ہمعصر خالصہ اخبار اپنے ایک حریف کے مقابلہ میں اپنے آپ کو صبر و سکینت دینے کے لیئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حسب ذیل قابل تقلید نمونہ کا اظہار کرتا ہے:-

"حضرت علیؓ نے ایک دفعہ ایک کافر دشمن کو جنگ میں پچھاڑ کر گرا دیا اور خود اسکی چھاتی پر چڑھ کر قتل کرنے ہی لگے تھے کہ اس بدذات نے آپکے مُنہ پر تھوک دیا۔ حضرت علیؓ نے اسکو قتل کرنے کی بجائے فوراً چھوڑ دیا۔ کہ میں تم کو صرف مذہبی لڑائی کے عوض قتل کرنا چاہتا تھا اب تم نے میرے مُنہ پر تھوک دیا ہے - اگر اس وقت میں نے تم کو قتل کیا - تو سمجھا جائیگا - کہ میں نے اپنی دشمنی نکالی ہے"

اس میں کوئی کلام نہیں ہے کہ دین متین کے بزرگان اسلاف کی ایک ایک بات اپنے اندر اسقدر حقائق و معارف کے خزائن رکھتی ہے کہ صرف ایک امر ہی انسانی زندگی کی کایا پلٹ کرنے کے لئے اور اُسے حیوان سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنانے کے لیئے کافی ہے

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کے سوال کو بھول گئے۔

کاغذ کی گرانی سے اخبارات کی نازک حالت

ویسے تو ہر ایک چیز کی گرانی ملک کے لیئے نقصان دہ ثابت ہو رہی ہے - لیکن کاغذ کی گرانی اخبارات کو جس حالت تک پہنچا رہی ہے - وہ نہایت نازک و قابل رحم ہے

ملک میں کوئی ایسا اخبار ہے جو اس مہلک اثر کو قبول نہ کر چکا ہو۔ ہاں چند بڑے بڑے اخبار ایسے تھے جنہوں نے اس اثر کا مقابلہ کرتے ہوئے ابھی تک کوئی عملی شکایت نہیں کی تھی۔ لیکن اب وہ بھی اس بے حد نقصان دہ اثر کے خوف سے عملی شکایت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ چنانچہ "بمبئی کرانیکل" و "امرت بازار پتریکا" نے سائز کم کر دیا ہے اور یہ وہ اخبار ہیں جن کے مالکان و سرپرستوں میں بڑے بڑے لکھپتی شامل ہیں۔ اور جن کا دائرہ اشاعت بھی بہت وسیع ہے۔ کلکتہ کے اخبار "صداقت" نے بھی بجائے ۶ صفحہ کے ۴ صفحہ کی شکل میں نکلنا شروع کیا ہے اور قیمت بھی وہی ہے جو پہلے تھی۔ لکھنؤ کے روزانہ اخبار "ہمدم" کو نکلے ابھی کل سات ماہ ہوئے ہیں لیکن اُسکے ایڈیٹر کا بیان ہے کہ اس عرصہ میں وہ چار ہزار روپیہ کا نقصان برداشت کر چکا ہے۔ گو اس کا خیال ... حجم کم کرنے کا نہیں۔ لیکن قیمت بڑھانے پر غور کیا جا رہا ہے۔ جس گاؤں میں پلیگ پڑ جائے وہاں کے باشندوں کی زبانوں پر عموماً یہ الفاظ ہوتے ہیں کہ خوش قسمت ہوگا وہ جو اس مرض کے پنجہ سے بچ نکلیگا بعینہٖ اخبارات کی بھی اسوقت یہی حالت ہے اور ہر ایک اخبار نویس کی زبان پر یہ الفاظ موجود رہتے ہیں کہ خوش قسمت ہوگا وہ اخبار جو کاغذ کی گرانی جیسے خطرناک نقصان دہ افو کا مقابلہ کرتا ہوا اپنی زندگی یا ہستی کو قائم رکھ سکیگا ؛

مذکورہ بالا واقعہ سے ناظرین اس امر کا کافی و وافی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب لاکھاں پتی اخبارات نے کاغذ کی حد سے بڑھی ہوئی گرانی سے نالاں ہو کر حجم کم کر دیئے اور قیمتیں بڑھا دیں تو نور جیسے اخبار، "... گی تھا گئی کیا اور نچوڑ گئی کیا" کا معاملہ ناظرین بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ کیا گذر رہی ہوگی کیا ایسے وقت میں ناظرین کا یہ فرض نہیں ہے کہ نور جیسے مجاہد کی علمی اعانت کے لیے دست سخاوت کو آگے بڑھائیں نور جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام اکیلا کر رہا ہے کیا ناظرین کا یہ فرض نہیں ہے کہ اس آزمائش کے وقت میں وہ نور کی توسیع اشاعت کیلئے دامے درمے قدمے سخنے اعانت سے دریغ نہ فرماویں ؛

KHILAFAT LIBRARY

جنگ کے شروع ہونے کی تاریخیں مفصلہ ذیل نقشہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کون کونسی سلطنت نے کس کس سے کب اعلان جنگ کیا۔

۲۸ - جولائی سنہ ۱۹۱۴ء کو آسٹریا نے سربیا کے خلاف اعلان جنگ کیا
یکم اگست سنہ ۱۴ء کو جرمنی نے روس کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔
۴ - اگست سنہ ۱۴ء کو برطانیہ کلاں نے جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کیا
۷ - اگست سنہ ۱۴ء کو مونٹینگرو نے آسٹریا کے خلاف اعلان جنگ کیا
۴ - اگست سنہ ۱۴ء کو فرانس نے آسٹریا کے خلاف اعلان جنگ کیا۔
۱۲ - اگست سنہ ۱۴ء کو برطانیہ کلاں نے آسٹریا کے خلاف اعلان جنگ کیا
۲۳ - اگست سنہ ۱۴ء کو جاپان نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کیا
۵ - نومبر سنہ ۱۴ء کو برطانیہ کلاں نے ٹرکی کے خلاف اعلان جنگ کیا۔
۲۳ - مئی سنہ ۱۵ء کو اٹلی نے آسٹریا کے خلاف اعلان کیا۔
۲۰ - اگست سنہ ۱۵ء کو اٹلی نے ٹرکی کے خلاف اعلان کیا
۱ - اکتوبر سنہ ۱۵ء کو برطانیہ نے بلگیریا کے خلاف اعلان کیا
۱ - اکتوبر سنہ ۱۵ء کو اٹلی نے بلگیریا کے خلاف اعلان کیا
۸ - اگست سنہ ۱۶ء کو اٹلی نے جرمنی کے خلاف اعلان کیا۔
۸ - اگست سنہ ۱۶ء کو رومانیہ نے آسٹریا کے خلاف اعلان کیا۔
۲۸ - اگست سنہ ۱۹۱۶ء کو جرمنی نے رومانیہ کے خلاف اعلان کیا
۲ - اگست سنہ ۱۶ء کو ٹرکی نے رومانیہ کے خلاف اعلان کیا
یکم - ستمبر سنہ ۱۶ء کو بلگیریا نے رومانیہ کے خلاف اعلان جنگ کیا

ہندی مطبوعات پر انعام - ہندی کے حامی اس زبان کو ترقی و فروغ دینے کی غرض سے نہایت سرگرمی سے کوشاں ہیں یہ خبر دلچسپی سے سنی جائیگی کہ ہز ہائینس مہاراجہ اندور نے ہندی تصنیفات و تالیفات پر عطائے انعامات کیلئے اڑھائی ہزار روپیہ سالانہ کی رقم منظور فرمائی ہے ایک کمیٹی جو ریاست کے تین نامزد کردہ اصحاب اور وسط ہند کی ہندی سبھا کے دو قائم مقاموں پر مشتمل ہوگی انعامات مرحمت کریگی۔ ناول قابل انعام متصور نہوں گے البتہ ہندی میں تراجم علم ادب کی اچھی کتابیں اور پولیٹیکل و اقتصادی مضامین پر ہندی مطبوعات سرپرستی کے لائق سمجھی جائینگی ؛

عربی کے حامی کس نیند سو رہے ہیں - یہ امر مسلمہ ہے کہ عربی ام الالسنہ اور جیتی جاگتی زبان ہے۔ اور سب سے بڑھکر خداوند تعالیٰ کا پیارا کلام بھی عربی زبان میں ہے مگر کسقدر جائے تعجب اور تاسف خیز امر ہے کہ مسلمانوں نے عربی زبان کو وسعت دینے کے لیے قطعاً توجہ نہیں کی۔ اسوقت مسلمانوں نے زیادہ تر فارسی زبان کو وسعت دینے کی سعی کی ہے حالانکہ فارسی زبان عربی زبان کے سامنے محض ہیچ ہے اور مسلمانوں کو فارسی کے ساتھ کوئی خاص لگاؤ نہیں ہے مگر زبان عربی وہ عظیم الشان زبان ہے کہ خداوند تعالیٰ کا پیارا کلام بھی عربی زبان میں ہی نازل ہوا۔ جسکی خاطر سے ایک مسلمان کو عربی زبان ضرور سیکھنی چاہیئے۔ خدا کرے ہمسایہ قوم کی چستی ہی ہماری رگ حمیت کو جوش میں لے آئے ؛

جس درخت کے سایہ میں بیٹھنا اسی کی جڑ کاٹنا ہمعصر لائل گزٹ جسے محض اُردو کے طفیل یہ فروغ حاصل ہوا ہے اور اسکو گورمکھی ہمعصر جن مشکلات سے اپنی زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں وہ لائل گزٹ کے ایڈیٹر صاحب سے پوشیدہ نہیں ہوگا مگر آفرین ہے ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ کو کہ باوجود اُردو زبان سے اسقدر فیضیاب ہونیکے ہمیشہ اُردو کے تنزل کے درپے رہتا ہے۔ اور کوئی پرچہ ایسا نہیں ہوتا جسمیں اُردو کی شدید مخالفت اور گورمکھی کی حد سے زیادہ حمایت نہ ہو مگر سمجھدار سکھ بھی اڈیٹر لائل گزٹ کے اس "ہاتھی کے دانت" سے واقف ہو رہے ہیں چنانچہ باوا بدھ سنگھ صاحب اگزیکٹو انجنیر کا ایک مضمون لائل گزٹ میں چھپا ہے جسمیں ایک جگہ آپ یہ لکھتے ہیں "مجھے خاص خوشی یہ ہے کہ ایک اُردو اخبار کو کم از کم پنجابی زبان دانی کے سوال پر بحث کرنیکا خیال آیا" باوا صاحب نے جو نفیس چوٹ اڈیٹر صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام کی
گزشتہ جلسہ کی تقریریں
ذکر الٰہی ... قیمت ...
المشتہر محمد فخر الدین احمدی ملتانی
مالک احمدیہ ایجنسی قادیان

لائل گزٹ پر کی ہے اگر اڈیٹر صاحب لائل گزٹ خودداری کا مادہ رکھتے ہونگے تو کم از کم آئندہ اردو کی سادگی سے پنجابی گیت نہیں گائینگے ؛

KHILAFAT LIBRARY

عرب میں سکھ ۔ یہ خبر عام طور پر سکھ اخبارات میں خاص دلچسپی سے گشت لگا رہی تھی کہ عرب میں سکھ پائے جاتے ہیں جو سر اور داڑھی کے بال رکھتے ہیں (مگر سگرٹ پیتے ہیں) اپنے آپ کو شری گورو گوبند سنگھ صاحب کی طرف سے منسوب کرتے ہیں پنجابی سکھوں کو دیکھ کر ست سری اکال کا نعرہ بلند کرتے ہیں (شری واہگرو جیکا خالصہ شری واہگرو جی کی فتح کیوں نہیں کہتے ؟) واقعی یہ ایک حیرت انگیز دریافت ہے جسپر ہمارے سکھ دوست جسقدر بھی فخر کریں کم ہے ۔ اور اس موقع پر ہم اپنے سکھ دوستوں کو خصوصاً اپنے دیرینہ کرم فرما سردار امر سنگھ صاحب اڈیٹر لائل گزٹ کو خلوص قلب سے مبارکباد دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں ۔ مگر بعض ناواقف عرب میں سکھ باشندوں سے انکار کرتے ہیں جو سکھ لٹریچر سے سراسر ناواقفیت کا ثبوت ہے اگر کسی دوست کو شک وشبہ ہو تو وہ آئے اور ہمارے ساتھ بحث کرے اور ہم اسے ایک اور ایک دو کی طرح یہ یقین دلا دینگے کہ واقعی عرب میں تیار بر تیار خالصہ پایا جاتا ہے ۔ بیار و جب جنم ساکھی کی رو سے مکہ کا قاضی "جیون" ہو سکتا ہے تو پھر عرب میں سکھ کیوں نہیں ہو سکتے اس بیّن شہادت کے سامنے جسکے سر میں دماغ اور دماغ میں ادراک ہو وہ تو انکار نہیں کر سکتا باقی رہے عوام کالانعام سو وہ کس شمار و قطار میں ؛

گوشتخوری کے بدنتائج کے عنوان سے ہمعصر پرکاش لکھتا ہے :۔

"کانڈلی سے اطلاع ملی ہے کہ ایک آدمی کا دل اس دھوکہ میں کہ وہ بکری کا گوشت ہے کھا لیا گیا واقعہ یہ ہے کہ ایک ڈاکٹر ایک مال گاڑی پر گارڈ کی گاڑی میں سفر کر رہا تھا اسکے ساتھ کاغذ میں لپٹا ہوا ایک آدمی کا دل تھا جسکو یہ کیمیائی جانچ کے لیئے ساتھ لیئے جاتا تھا اسی ٹرین میں دو گارڈ بھی سفر کر رہے تھے اور انکے پاس کاغذوں میں لپٹے ہوئے بکری کے گوشت کے کئی پلندے بھی تھے جو اس دل کے پارسل سے علیحدہ رکھے ہوئے تھے ڈاکٹر چلا گیا اور وہ دل کا پارسل چھوڑ گیا جسکو غلطی سے گارڈوں نے اپنے پارسلوں کے ساتھ رکھ لیا گارڈوں کے ملازمین نے شوربا تیار کیا اور اس کو بیل کا دل تصور کر کے بھون ڈالا اور گارڈوں نے مزے لے لے کے کھا ڈالا تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر نے اس پارسل کے لیئے تار دیا مگر دل کو دونوں گارڈ کھا کر ہضم کر چکے تھے یہ ہیں گوشت کھانے کے بدنتائج" ؛

اگر گارڈوں نے انسان کا دل بھون کر کھا لیا تو انہوں نے کوئی ایسا گناہ نہیں کیا بلکہ شری سوامی دیانند صاحب کی ہدایت پر عمل کیا جسکے لیئے اڈیٹر صاحب پرکاش کو خوش ہو کر گارڈوں کو مبارکباد دینی چاہیئے کیونکہ شری سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش تیسرے ایڈیشن کے صفحہ ۳۵۳ پر لکھتے ہیں یہ کام اراکین سلطنت کا ہے کہ جو آدمی ایذا رساں ہوں انکو سزا دیویں اور جان سے بھی مار ڈالیں سائل ؟ پھر کیا انکا گوشت پھینک دیں جواب سوامی جی خواہ کوئی گوشت خور (آدمی) تو بھی دنیا کا کوئی نقصان نہیں ۔ امید ہے کہ اب اڈیٹر صاحب پرکاش کو بجائے رنج کے خوشی ہوگی ؛

چھوت چھات کی انتہا ۔ پرکاش رلوی ہے :۔

اسلامی ہمعصر "العصر" لکھتا ہے :۔

"جنوبی ہند میں موجودہ زمانہ اصلاح میں بھی ادنیٰ ذات کے لوگوں سے اظہار نفرت کے جو طریقے برتے جاتے ہیں وہ ایسے افسوسناک ہیں کہ پڑھکر رونا آتا ہے کوئی اعلیٰ ذات کا ہندو سڑک پر سے گذر رہا ہو تو اچھوت کو سامنے آنے کی مجال نہیں وہ چند قدم کے فاصلہ پر الگ کھڑا ہو جائے کہ مبادا اسکا سایہ اس مقدس ہستی کو ناپاک کر دے اچھوتوں کو تعلیم سے محروم رکھا جاتا ہے انہیں ایسے مقامات سے جہاں اعلیٰ ذات کے لوگوں کی آمد و رفت ہو تلاش معاش حاصل کرنیکی بھی اجازت نہیں ان سب پر طرہ یہ کہ وہ غریب سرکاری انسٹی ٹیوشنوں سے کام نہیں لے سکتے ۔ مدراس کے ایک اخبار کو اس نامہ نگار متعینہ کوچین سے اطلاع ملی ہے کہ ایک ڈاکخانہ چونکہ وہاں کے کسی مندر کے قریب واقعہ ہے اسلیئے کوئی اچھوت اپنے ہاتھ سے اسمیں خط ڈالنے نہیں جا سکتا اسے چند گز کے فاصلہ پر منتظر رہنا پڑتا ہے کہ کوئی از راہ عنایت اس کا خط ڈاک میں ڈالدے ۔ حیرت ہے کہ یہ طریق عمل اس زمانہ میں روا رکھا جاتا ہے جبکہ بیسویں صدی کا آفتاب ترقی نصف النہار سے ضیا بار ہے اور ہندوستان دولت برطانیہ کے زیر سایہ حریت اور مساوات کے حصول کا دعا پیش کرتا ہے کیا یہ شرمناک بات نہیں ہے کہ ایک ہندوستانی جو گوری اقوام کی طرف سے بدسلوکی کا شاکی ہے اپنی ہموطن کالی اقوام سے ایسا سلوک روا رکھے"

اسقدر لکھنے کے بعد ہمارا ہمعصر لکھتا ہے :۔

"ایسے مقام پر تبلیغ اسلام کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اسلام کی نورانی تعلیم کو حاصل کرنیکے کے بعد یقیناً وہ لوگ جہالت کی تاریکی سے نکل آئینگے اور انہیں معلوم ہوگا کہ ہمارے فرائض کیا ہیں"

ہندوؤ ! اس نوٹ کو آنکھیں کھولکر پڑھو ؛

ہندو کس نوٹ کو آنکھیں کھولکر پڑھیں ۔ ایک طرف اپنے ہی بھائیوں سے اپنے بھائیوں کی یہ درگت اور درد شا دیکھ کر پرکاش کہتا ہے کہ آنکھیں کھولکر پڑھو دوسری طرف منوجی مہاراج یہ فرماتے ہیں :۔

جو شرادھوں میں بچا کھچا کھانا شودر کو دیتا ہے وہ کال سوتر نام نرک (جہنم) میں جاتا ہے جہاں وہ سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کیئے پڑا رہتا ہے ($\frac{۳}{۲۴۹}$) شودروں کے راج میں نہیں رہنا چاہیئے ($\frac{۴}{۶۱}$) شودروں کو عقل نہ سکھاؤ نہ انکو یگ کا بھوجن دو نہ انکو دھرم کا اوپدیش کرو نہ انکو برت بتاؤ ($\frac{۴}{۸۰}$) جو شخص شودر کو دھرم کا اوپدیش کرتا ہے یا برت بتاتا ہے

کرواتا ہے وہ مع اس شودر کے جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں جاتا ہے (۱۴/۸۱) شودروں کے ساتھ راستہ پر بھی نہیں چلنا چاہیئے ۱۴/۱۴۱

غرضیکہ اس قسم کے سینکڑوں حوالجات منوسمرتی سے پیش کیئے جاسکتے ہیں مگر بطور مشتے نمونہ از خروارے صرف اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔ اب ذرا ایڈیٹر صاحب پرکاش ہی دل لگتی کہیں کہ ہندو منوجی مہاراج کے نوشتہ مبارک کو آنکھیں کھولکر پڑھیں یا آپکے نوٹ کو آنکھیں کھولکر پڑھیں ؛

KHILAFAT LIBRARY

غلط فہمی نہ رہے :- ہمعصر لائل گزٹ لکھتا ہے:-

سردار بشن سنگھ صاحب ہیڈ کلرک پولیٹیکل آفس قلات صالح (عراق عرب) سے لکھتے ہیں:-

"اخبار لائل گزٹ میں دو تین دفعہ مضمون بعنوان "عربی سکھ" چھپ چکے ہیں۔ چونکہ ان سے غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ اسواسطے میں آپکو صحیح حالات تحریر کرتا ہوں۔ قوم صابی (Sabis) جنکو انجنیر صاحب و ٹیشن ماسٹر صاحب نے سکھ بتلایا ہے۔ ہرگز سکھ نہیں ہیں دراصل یہ قوم عیسائی مذہب کی ایک شاخ ہے۔ ان کا پیغمبر یوحنا ہے۔ جنکو عربی میں نبی یحیٰی بولتے ہیں۔ ہمارے ست گورو یا ان کی تعلیم سے وہ بالکل لاعلم ہیں۔ گورو نانک دیو مہاراج کا نام ان لوگوں نے اب سنا ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ ڈاڑھیاں نہیں منڈواتے بعض کے سر پر کیس بھی ہیں۔ مسلمانوں کا ذبح کیا ہوا گوشت نہیں کھاتے۔ وغیرہ وغیرہ ان لوگوں کی تعداد عرب میں چند ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ ان کا پیشہ عموماً تجارت۔ دستکاری۔ یعنی لوہار۔ سنار بڑھئی وغیرہ ہے۔ چونکہ ہندوستانی فوج میں سے سکھ ۔۔۔ ادر ۔۔۔ لوگوں نے اپنی شکل و شباہت کا پایا۔ سواسطے انکو ہم سے ایک حد تک انس ہوگیا ہے اور ہماری دیکھا دیکھی جب کسی سکھ کو ملتے ہیں تو ست سری اکال کہدیتے ہیں۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نہ نکال لینا چاہیئے کہ قوم صابی سکھ ہے۔ یا چند روز میں سکھ بنجائیگی"

نور اسکا آپ اسی اخبار میں دوسری جگہ ایک نوٹ ملاحظہ فرمادینگے جسمیں ہم نے عرب میں سکھوں کے ثابت کرنیکے متعلق ایک حد تک ذمہ اٹھایا تھا مگر افسوس کہ لائل گزٹ کے اس نامہ نگار نے ہماری تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا ؛

ریاست حیدرآباد کی بے تعصبی :- نظام دکن نے ایک مرتبہ وائسرائے ہند کو لکھا تھا کہ ریاست حیدرآباد کے ہندو مسلمانوں کے ساتھ ان کا برتاؤ ہمیشہ یکساں رہا ہے۔ اور اسی وجہ سے دونوں قومیں ہر طرح کا اتحاد و اتفاق قائم ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہی برتاؤ موجودہ فرمانروائے حیدرآباد نے اختیار کیا ہے۔ کیونکہ صیغہ مذہبی کی رپورٹ بابت سال گذشتہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حیدرآباد میں جہاں مسجدوں کی تعمیر کا حکم دیا گیا۔ وہاں اسی قدر مندروں کے بنانے کی بھی اجازت دی گئی۔ خود ریاست کی طرف سے ۱۲۰ مندروں کی مرمت ہوئی۔ اور بیس گرجے تعمیر کیئے گئے۔ کیا کوئی ہندو ریاست بھی یہ نمونہ پیش کرسکتی ہے ؛

اصول کا سوال - پچھلے دنوں ایک یونیورسٹی کے سنسکرت پروفیسر نے سوائے برہمن کھتری اور ویشوں کے دوسروں کو وید پڑھانے سے قطعی انکار کردیا تھا اور بظاہر یونیورسٹی نے بھی سنسکرت کے پروفیسر پر کوئی گرفت نہیں کی تھی اسپر یہ نعرہ بلند کرنے والی جماعت آریہ سماج کو "وید ہر ایک کیلئے ہیں" سے ایک سکھ اخبار نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ آریہ سماج کیوں نہیں اپنے ایک پنڈت کو اس یونیورسٹی میں بھیجدیتی جو بلا تفریق ہر ایک کو وید پڑھائے اسپر اشہ پرکاش نے یہ جواب دیا تھا:-

"گوروکل کا دروازہ ہر ایک شخص کے لیئے کھلا ہے چاہے وہ ہندو ہو یا اور مسلمان طلباء بھی گوروکل میں داخل ہوسکتے ہیں۔ اور سکھ بھی۔ ہاں البتہ ویدہ آرمبھ سنسکار کے موقع پر منڈن لازمی ہے"

اسپر ہمعصر خالصہ اخبار نے ان سطور کا اضافہ کیا کہ ہم مہاشہ صاحب سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ گوروکل میں آریہ کنیائیں اور سماجی بی بیاں بھی داخل ہوسکتی ہیں۔ یا کہ نہیں۔ اور کیا انکو پورے حقوق دینے کے لیئے ان کا منڈن بھی لازمی ہے ؛

نور - خالصہ اخبار کا استفسار نہایت ہی معقول ہے اب دیکھیں ہمعصر پرکاش جو اصول کا بڑا حامی ہے اس سراسر اصول پر مبنی استفسار کا کیا جواب دیتا ہے ؟

آریہ سماج کی زندہ طاقت - اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ آریہ سماج میں دو پارٹیاں ہیں بعض اوقات باہمی سخت سست کہتے کہتے حد سے گذر کر ایک دوسرے کے لیڈروں پر بھی نہایت خطرناک الزامات لگاتے جاتے ہیں اور تو اور بعض اوقات ایک ہی پارٹی کے چند ممبر باہمی سر پھٹول تک نوبت پہنچا دیتے ہیں مگر آریہ سماج موقع و محل کو خوب پہچانتا ہے بیرونی دشمن کے مقابلہ کیلیئے یہ دونوں پارٹیاں ایک ہوجاتی ہیں اور ہر ایک پارٹی مخالف کو نیچا دکھلانے کیلئے گوئے سبقت لیجانا چاہتی ہے پٹیالہ میں آریہ سماج کے ایک آدھ ممبر پر مقدمہ چلا آریہ سماج کی مجموعی طاقت کے مقابلہ نے پیچ پچھ تو اہلکاران پٹیالہ کا دم ناک میں کر دیا مقدمہ کیا چلایا دستروں کی بلا گلے میں ڈال لی اب ریاست دھولپور نے آریہ سماج کا ایک چھوٹا سا مندر گرانا چاہا مگر آریہ سماج کی متفقہ اور مجموعی طاقت نے راجہ دھولپور پر یہ ثابت کر دیا کہ بہتری اسی میں ہے کہ مندر کے گرانے کے خیال کو بھی دل سے دور کر دیا جائے چنانچہ جب آریہ سماج کا ڈیپوٹیشن راجہ صاحب دھولپور کے پاس پہنچا تو نہ صرف یہی کہ ڈیپوٹیشن کے ممبروں کی ریاست کی طرف سے حد سے زیادہ خاطر مدارات کی گئی بلکہ جسقدر مندر کی جگہ تھی اسکے علاوہ اسکے ساتھ ہی اتنی دگنی تگنی جگہ مندر کے لیئے دیگئی دو سال سے ریاست میں آریہ سماج کے اصولوں کی اشاعت بند تھی اسکے لیئے اجازت دیگئی۔ سمجھو کہ مہاراجہ صاحب دھولپور کا آریہ مندر کے متعلق گرانیکا خیال آریہ سماج کے لیئے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوا۔ یہ کیوں؟ صرف مجموعی طاقت کے اظہار کی وجہ سے ؛

آریہ سماج میں ایک نئے رشی کا ظہور - آریہ سماج سوامی دیانند کو رشی بنانے میں ابھی پیچ و تاب ہی کر رہی تھی۔ کہ اسمیں ایک نئے رشی کا ظہور ہوگیا چنانچہ ہمعصر مسافر آگرہ رقمطراز ہے۔ کہ

آریہ پبلک کی فراخدلی دیکھکر سنبل فتح مراد آباد کے ایک مہاشہ نے

گورو گوبند سنگھ کے ساتھ

KHILAFAT LIBRARY

مسلمانوں کا حُسن سلوک

عام طور پر بعض ناواقف لوگوں نے یہ از سر تا پا غلط باتیں مشہور کر رکھی ہیں کہ مسلمانوں نے شری گورو گوبند سنگھ صاحب کے ساتھ اشد درجہ کی بدسلوکی اور بے رحمی سے کام لیا اور بعض خود ساختہ داستانیں سنا کر عموماً ناواقف لوگوں کو مسلمانوں کی طرف سے بدظن کرتے رہتے ہیں اسلیئے آج ہم اس راز سے نقاب اٹھا کر حقیقت حال سے دوستوں کو آگاہ کرتے ہیں کہ دراصل مسلمانوں کو شری گورو صاحب سے کسقدر محبت تھی مسلمانوں نے شری گورو صاحب کی خاطر اپنی عزیز جانیں تک قربان کیں اور اگر آڑے وقت میں کام آئے تو صرف . . . . مسلمان ہی اس حقیقت حال کو آشکارہ کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان بعض یاران غرض نے جو غلط فہمی پھیلا کر آزردگی اور کشیدگی کی خلیج حائل کر رکھی ہے وہ دور ہو کر دونوں بھائی رود دریا دُون کی طرح ملکر ایک ہو جائیں آمین یا رب العالمین جب شری گورو گوبند سنگھ صاحب کے والد مکرم شری گورو تیگ بہادر نے اس جہان سے کوچ کیا تو اسوقت گورو گوبند سنگھ صاحب کی عمر صرف پندرہ سال کی تھی۔ جب شری گورو گوبند سنگھ صاحب کے سر پر انکے والد مکرم کا سایہ اُٹھ گیا تو گورو صاحب انندپور میں تنہائی اکانت میں رہکر ایشور کی بھجن بندگی اور خداوند تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مصروف ہوئے اور انہیں معلوم نہیں تھا کہ باہر دنیا میں کیا ہو رہا ہے اسی اثناء میں پہاڑی راجہ بھیم چندر گورو صاحب سے ملنے کے لیئے آیا جب بھیم چندر نے آکر دیکھا کہ گورو صاحب کے ساتھ بہت سے سکھ ہیں اور انکا توحید کا پرچار دن بدن وسعت حاصل کر رہا ہے اور ہندو لوگ بُت پرستی کے جُوئے کو اتار کر جوق در جوق گورو کے قدموں میں آکر توحید پر شیدا

بن رہے ہیں راجہ بھیم چندر جو سیاسی جوڑ توڑ میں ایک خاص ید طولیٰ رکھتا تھا انکی دوربین نگاہیں فوراً بھانپ گئیں کہ یہ وقت ہے ابھی ابتداء ہے دریا کا پانی اب دہانہ سے نکل رہا ہے اب وقت ہے کسی نہ کسی طرح کے ساتھ امڈ رہے بڑھے ہوئے سیلاب کو جو ہندوؤں کو بت پرستی سے آزاد کر کے توحید کی طرف لا رہا ہے ایک زبردست بند لگا دیا جاوے ورنہ اگر خاموشی سے کام لیا گیا تو اسکا یہ لازمی نتیجہ ہوگا کہ آہستہ آہستہ سب ہندو ہمارے حلقہ بگوشی سے آزاد ہو کر بت پرستی سے مُنہ پھیر کر توحید کے گرویدہ ہو جائینگے اور جسقدر لوگ بُت پرستی سے مُنہ پھیر توحید کی طرف آئینگے اتنا ہی ہماری طاقت اور ہماری ثروت اور رعب میں فرق آئے گا ہونہو کوئی ایسی راہ اختیار کی جاوے جس سے یک کرشمہ دو دو کار برآمد ہوں یعنی مجھ پر کوئی حرف بھی نہ آئے اور ابتداء میں ہی گورو گوبند صاحب کے مشن کو ایک ایسا زبردست دھکا لگا دیا جاوے جس سے اسکی بڑھتی ہوئی طاقت کو ناقابلِ برداشت صدمہ پہنچ جائے چنانچہ یہ سوچ راجہ بھیم چندر نے گورو گوبند سنگھ صاحب سے ایک سفید ہاتھی جو انکے ایک عقیدت کیش شہزادہ نے نذر کیا تھا مانگا گورو صاحب نے بلاوجہ اور بلا سبب اس مطالبہ کو رد کر دیا بس پھر کیا تھا بلی بھاگوں چھینکا ٹوٹا ایک جرار فوج لیکر راجہ بھیم چندر گورو صاحب پر پل پڑا آگے گورو صاحب نے بھی مقابلہ کیا نتیجہ یہ ہوا کہ راجہ بھیم چندر شکست فاش کے ساتھ واپس لوٹا۔ یہ واقعہ سن سید بڈھن شاہ ساڈھوروی گورو صاحب کے پاس پہنچا اور آکر کہا کہ مجھے یہ سن کر حد سے زیادہ تکلیف ہوئی کہ راجہ بھیم چندر نے بلاوجہ اور بلا سبب آپکو اس خلجان میں ڈالا۔ اگر آئندہ کے لیئے آپکو اس قسم کی کوئی تکالیف پہنچے تو آپ بے تکلف مجھے اطلاع دیں میں آپ کی خاطر ہر طرح کی اعانت کرنیکے لیئے تیار ہوں اور آپکے لیئے ہر مشکل سے گذرنا آسان در آسان سمجھتا ہوں۔ دوستو اب خیال کرو کہ ایک طرف تو ایک ہندو راجہ بلاوجہ اور بلا سبب گورو مہاراج سے جنگ زرگری ٹھانتا ہے۔ اور پورے شان و شوکت اور ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ گورو صاحب کی طاقت کو

کچلنے کے لیئے میدان میں آتا ہے۔ دوسری طرف سید بڈھن شاہ ساڈھوروی شری گورو صاحب کے پاس آتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مجھے یہ سنکر یہ بات بُری معلوم ہوئی کہ راجہ بھیم چندر نے بلاوجہ اور بلا سبب آپ سے برسر پرخاش ہو کر آپ کو اسقدر پریشانی میں ڈالا اگر آئندہ کے لیئے راجہ بھیم چندر کی طرف سے کوئی ایسا واقعہ پیش ہو تو آپ مجھے فوراً اطلاع دیں میں ہر طرح سے آپ کی اعانت کرنے کے لیئے حاضر ہوں۔ پیارو غور کرو کہ ایک مسلمان سید کس طرح گورو صاحب کی اعانت کے لیئے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے مگر افسوس کہ پھر بھی بعض یاران مطلب نے بلاوجہ اور بے سبب غلط فہمیوں کے طومار باندھکر مسلمانوں کو بدنام کر رکھا ہے :-

اب ذرا دوسری طرف کی سنیئے گا . بھیم چندر جب ہر طرح شکست فاش کھا کر لوٹا تو بھلا اسکی طبیعت کس طرح اور کیسے نچلی بیٹھ سکتی تھی وہ اسی جوڑ توڑ میں دن رات مصروف رہا کہ کوئی ایسا حیلہ بہانہ تراشا جاسکے اور اس طاقت کے ساتھ حملہ کیا جاوے کہ گورو صاحب کو ایک ناقابل برداشت نقصان پہنچ جائے چنانچہ یہ رائے قائم کر کے راجہ بھیم چندر نے راجہ کرپال چندر والیئے کٹوچی راجہ کیسری چندر والیئے جسووال راجہ سکھ دیو والیئے جسروٹھ راجہ ہری چندر والیئے ہنڈورہ راجہ ہری چندر والیئے ہنڈورہ اور راجہ پرتھی چندر والیئے ڈوڈوال اور راجہ فتح چندر سری نگر کو بلا کر دعوت دی اور ان سب پہاڑی راجوں کے سامنے راجہ بھیم چندر نے یہ بیان کیا کہ تم جانتے ہو کہ مورتی پوجا دیوی و دیوتا پوجا تیرتھ یاترا اور ویدوں کی مہما جنیؤ اور چوٹی کا رکھنا یہ ہندو دھرم کے عقائد عظیمہ ہیں یہ ہندو دھرم کے وہ اصول ہیں جن پر ہندو دھرم قائم ہے مگر کیا آپ آنکھیں موند کر سو رہے ہیں کہ گورو گوبند سنگھ ہمارے ان ہندو دھرم کے عقائد کی سخت مخالفت کر رہا ہے اور اس نے ہمارے مذہبی اصولوں کی جڑوں پر تبر رکھ دیا ہے کثرت سے ہندو لوگ جنیؤ اتار چوٹی کٹوا تیرتھ یاترا اور ویدوں

KHILAFAT LIBRARY

کو خیر باد کہے یا یوں سمجھو کہ ہندو دھرم کو تلانجلی دے گورو گوبند سنگھ کے حلقہ بگوش ہو رہے ہیں یہ دیکھ تمھیں کس طرح آرام کی نیند آتی ہے۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اس طرح ہمارے مذہبی عقاید کی توہین ہو ابھی وقت ہے ابتدا ہے ہم اس بڑھتے ہوئے سیلاب کی رو کو روک سکتے ہیں اور اگر چندے اور سستی سے کام لیا گیا تو پھر گذرا ہوا وقت ہاتھ نہیں آئیگا پھر کف افسوس ملنے اور لکیر پیٹنے اور سر دھننے کے سوا اور کوئی چارہ نہ ہوگا اس زبردست تقریر کا فسوں پہاڑی راجوں پر چل گیا سب پہاڑی راجوں نے ہم آہنگ ہو کر کہا کہ ہم حاضر ہیں چنانچہ یہ قرار پایا کہ ساتوں کے ساتوں پہاڑی راجگان اپنی متفقہ طاقت سے گورو صاحب پر یک لخت حملہ کر دیں اور گورو صاحب کی بڑھتی ہوئی طاقت کو ہمیشہ کے لئے ایک ناقابل برداشت صدمہ پہنچا دیں چنانچہ اس قرارداد کے بعد ساتوں کے ساتوں پہاڑی راجوں نے گورو صاحب پر حملہ بولدیا - جہانگیر کے عہد سے گورو صاحب کو دو ہزار فوج رکھنے کی اجازت تھی پہاڑی راجوں کا متفقہ جھمگٹ دیکھ کر پانصد حلوہ مانڈہ کھانے والے تو اسی وقت علیحدہ ہو گئے باقی صرف ڈیڑھ ہزار کے قریب رہ گئے مثل مشہور ہے ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

سید بڈھن شاہ کو جب یہ خبر پہنچی کہ اس طرح سے سات کے سات ہی پہاڑی راجہ اپنی مجموعی طاقت سے گورو صاحب پر حملہ آور ہوئے ہیں اور پھر ساتھ پانصد حلوہ مانڈہ کھانے والے چیلے بھی الگ ہو گئے ہیں تو سید بڈھن شاہ دو ہزار کی پیادہ فوج لیکر گورو صاحب کے پاس آ حاضر ہوا تین دن تک بڑی زبردست لڑائی ہوئی آخر تین دن کے زبردست معرکے کے بعد راجہ ہری چند گورو صاحب کے ہاتھوں سے مرا اور دوسرے پہاڑی راجگان پیٹھ دکھا کر میدان سے بھاگ نکلے - سید بڈھن شاہ کا لڑکا بھی اسی لڑائی میں مارا گیا - پیارو غور کرو کہ ساتوں کے ساتوں ہندو پہاڑی راجے گورو صاحب پر اپنی متفقہ طاقت سے حملہ آور ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم گورو صاحب کی طاقت کو ہمیشہ کے لئے توڑ کر رکھ دیں - ایسے نازک وقت میں پانصد حلوہ مانڈہ کھانے والے سکھ بھی جدا ہو جاتے ہیں ایسے آڑے اور نازک وقت میں بیگانے تو بیگانے اپنے بھی جدا ہو جاتے ہیں - ذرا آپ اس بھیانک نظارہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ دشمن اپنی متفقہ طاقت سے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے ایسی ڈراؤنی حالت میں اور تو اور اپنے بھی علیحدہ ہو جاتے ہیں ہاں اس آڑے وقت اور بھیانک وحشت اور پرخطر حالت میں اگر کوئی کام آتا ہے اور شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کے لئے بندوقوں کی گولیوں کے سامنے تلوار کی دھار کے مقابل میں نیزوں کی تیز نوکوں کے سامنے اگر کوئی اپنی چھاتی پھیلاتا ہے تو وہ سید بڈھن شاہ ساڈھوروی تھے جنہوں نے ایسے وقت میں دو ہزار فوج دی اور اسی لڑائی میں سید بڈھن شاہ کا لڑکا بھی کام آیا - پیارو غور کرو کہ اس نازک وقت میں ہندوؤں کا گورو صاحب کے ساتھ کیا سلوک ہوا اور پھر مسلمانوں نے گورو صاحب پر کس طرح اپنی جانیں قربان کیں یہ سب باتیں قابل غور ہیں مگر کسقدر تعجب اور حیرت کی جا ہے کہ پھر بدنام ہوں تو مسلمان - ہماری دل و جان سے یہ دعا ہے کہ جس طرح ایام اولے میں سکھ اور مسلمانوں کا زبردست اتفاق تھا دونوں بھائی بھائی تھے ایک دوسرے کے زبردست غمگسار تھے ایک کے لئے دوسرا اپنی جان کو جوکھم میں ڈال دینا بہت ہی معمولی بات سمجھتا تھا خدا کرے کہ اب بھی اسی پریم اور محبت کی لہراں دونوں بھائیوں میں دوڑ جائے اور ایک دوسرے کے ساتھ بچھڑے ہوئے دو پانیوں کی طرح مل جائیں

اسقدر تکالیف دینے کے بعد بھی راجہ بھیم چند کا کلیجہ ٹھنڈا نہ ہوا اب اس نے ایک نہایت ادق اور زبردست چال چلی کہ اس نے گورو صاحب کے ساتھ صلح کی طرح ڈالی جسکی تہ میں یہ غرض پنہاں تھی کہ کسی نہ کسی طرح شاہان مغلیہ کی جنگ میں گورو صاحب کو لایا جائے اور مغلیہ خاندان کے ساتھ گورو صاحب کی ٹھن جائے - گورو صاحب جو ان دنیوی چالوں سے ناآشنا تھے وہ بھیم چند کی اس گہری سازش میں آگئے اور بھیم چند کا داؤ چل گیا جب راجہ بھیم چند نے گورو صاحب کے حضور حاضر ہو کر اپنی پچھلی کرتوتوں پر اظہار ندامت کیا تو گورو صاحب نے نہایت خندہ پیشانی سے انہیں معاف کر دیا اور گورو صاحب سے اس نے یہ عہد لے لیا کہ اگر آئندہ کے لیے مجھ پر کوئی مصیبت آئے تو آپ میری مدد فرمادیں راجہ بھیم چند اس بات کو بخوبی جانتا تھا کہ جان جائے تو جائے - زمین آسمان ہو جائے تو ہو جائے آسمان زمین بنے تو بنے مشرق مغرب مغرب مشرق جنوب شمال اور شمال جنوب ہو جائے تو ہو جائے مگر گورو صاحب اپنے قول اور عہد کو نہیں توڑ سکتے ؀

اطمینان حاصل کرنیکے بعد راجہ بھیم چند نے شاہان دہلی کو خراج دینے سے انکار کر دیا یہ دیکھ صوبہ سرہند نے ایک دستہ راجہ بھیم چند کی سرکوبی کے لئے بھیجا راجہ بھیم چند نے گورو صاحب سے مدد طلب کی گورو صاحب جو اپنے قول کے سچے اور عہد کے پورے تھے جنکی زبان پر اپنے گورو کا یہ قابل قدر قول تھا - بانہہ جنہاں دی پکڑیئے - سر دیجے بانہہ نہ چھوڑیئے - گورو تیغ بہادر بولیا - دھر پیئے دھرم نہ چھوڑیئے - (باقی آئندہ)

تلاش عزیز

میرے ایک معزز رشتہ دار کا لڑکا جسکی عمر گیارہ سال - رنگ گورا چہرہ گول - آنکھیں نیلی اور نام عبد الرحمن ہے - گم ہو گیا ہے - والدین اور دیگر رشتہ دار سخت اضطراب میں ہیں اگر کسی صاحب کو کہیں اس حلیہ کا لڑکا ملے - تو وہ اسے اپنی تحویل لے کر براہ کرم مجھے یا مرزا سلطان احمد صاحب احمدی بٹی ضلع لاہور کو بہت جلد اطلاع بخشیں - بڑی نوازش اور مہربانی ہوگی ؛

خاکسار غلام نبی (بلانوی) قادیان

KHILAFAT LIBRARY

احمدیہ کواپریٹو سٹور قادیان

فی زمانہ جسقدر تجارت کو فروغ حاصل ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے اسوقت درحقیقت اگر کوئی قوم زندہ رہنا چاہتی ہے تو اُسے تجارت کی طرف اشد توجہ کرنی چاہیئے ورنہ وہ قوم زندہ نہیں رہ سکتی اگر اسوقت کسی نے اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا چلانا ہو تو اس سے بڑھکر اور کسی کلہاڑے کا کاری زخم نہیں ہوسکتا کہ وہ قوم تجارت سے منہ پھیرے تجارت کی جسقدر قرآن مجید میں تاکید ہے وہ اظہر من الشمس ہے مگر کسقدر رنج و افسوس کا مقام ہے کہ جسقدر تجارت کی اہمیت ہے اُس سے کئی درجہ بڑھکر مسلمان تجارت سے غافل ہیں ہمسایہ اقوام کی آسودہ حالی محض تجارت پر مبنی ہے - اور مسلمانوں کی پژمردگی تجارت سے لاپروائی کا نتیجہ ہے - آج اگر کوئی قوم دنیا میں قائم رہنا چاہتی ہے تو اُسے تجارت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے - آج اگر کوئی قوم دنیا میں امتیاز حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسکی ایک ہی راہ ہے کہ وہ تجارت کی طرف مائل ہو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی جو مخلوق خدا کے بہترین خیر خواہ ہیں اور جنہیں ہر وقت قوم کی بہتری اور بہبودی کی دھن اور لگن ہے حضرت اقدسؑ کی توجہ اور ارشاد مبارک سے حال ہی میں قادیان میں ایک احمدیہ کواپریٹو سٹور قادیان قائم ہوا ہے - اور جس نے اپنی خوبیوں کی وجہ سے تھوڑی ہی عرصہ میں بفضل ایزدی خاص ہر دلعزیزی حاصل کر لی ہے اور یہ سب کچھ حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی دعاؤں اور توجہ کا نتیجہ ہے - چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فرماتے ہیں :-

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ احمدیہ کواپریٹو سٹور میری اجازت اور میری پسندیدگی کے ماتحت قائم ہوا ہے اور اس میں کام کرنے والے ایسے لوگ ہیں جو صرف جماعت کی خدمت کیلئے نہ کسی اور اغراض سے یہ کام کر رہے ہیں بہت سے امور میں مجھ سے مشورہ بھی لیتے ہیں اسلیئے میں ان کی سفارش کرتا ہوں میرے نزدیک وہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت دیانتداری سے کام کرینگے"

اب بھی اگر دوست اس مفید تحریک میں اپنا روپیہ لگا کر فائدہ سے متمتع نہوں تو یہ انکی بدقسمتی ہے سٹور میں داخل ہونے سے دینی اور دنیوی ہر دو فوائد سے انسان مستفیض ہوسکتا ہے تجارت کے رنگ میں کماحقہ فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور اپنے قول و فعل سے سٹور کو تقویت دیکر حضرت اقدس کی خوشنودی اور پسندیدگی کا ذریعہ بنے گا حضرت اقدس کی خوشنودی ایک ایسی نعمت غیر مترقبہ ہے کہ جسکے لیئے ہمیں اگر اپنا تن اور من اور دھن قربان کرنے سے بھی حاصل ہو تو بھی کو سستی ہے حضرت اقدس کی خوشنودی پر دنیا کی تمام خوشیاں قربان ہیں اور پھر جب اُس صورت میں حضرت اقدس کی خوشنودی کے ہم وارث بنتے ہوں جبکہ دنیوی لحاظ سے بھی ہم کافی و دائمی نفع حاصل کریں تو پیارو بتلاؤ کہ پھر دنیا میں ہم سے بڑھکر اور کون خوش قسمت ہو سکتا ہے -

حضرت اقدس کا یہ دلی منشاء ہے کہ ہم لوگ دین و دنیا ہر دو کے حسنات کے وارث بنیں اور فی زمانہ دنیوی عروج کے لیئے تجارت سے بڑھکر اور کوئی ذریعہ نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس کی یہ دلی منشاء ہے کہ یہ سٹور اسقدر ترقی حاصل کرے کہ کم ازکم احمدیہ قوم کی ضروریات کو پورا کرنیکا یہ واحد ذریعہ ہو اور ہم کو امید ہے کہ حضرت اقدس کی دعا سے وہ وقت قریب اور قریب آرہا ہے کہ جب یہ سٹور ہمارے وہم و گمان سے بھی بڑھکر ترقی حاصل کریگا مبارک ہیں وہ لوگ جو حضرت اقدس کی منشاء کو پورا کرکے دین و دنیا کے حسنات کے وارث بنیں ؛

احمدیہ کواپریٹو سٹور کے حق میں سات سمندر پار سے ایک تاجر انگریز کی آواز

جناب قاضی عبد اللہ صاحب بی - اے احمدیہ مشنری لندن کو ایک انگریز جنکا دالدر ایک کواپریٹو سٹور کے سٹور مینجر تھا اور جو خود بھی ایک کواپریٹو سٹور کے ممبر ہیں اور اس قسم کی مشترکہ تجارت کے فوائد کا کماحقہ تجربہ رکھتے ہیں لکھتے ہیں کہ جب مجھے ریویو میں احمدیہ کواپریٹو سٹور کے قائم ہونیکا ذکر پڑھکر بہت ہی خوشی حاصل ہوئی اور مجھے امید واثق ہے کہ یہ سٹور ضرور کامیاب ہوگا میری دانست میں یہ سٹور قائم کرکے ناظمان سٹور نے کمال دور اندیشی اور عقلمندی کا ثبوت دیا ہے اگر اسلام اپنے روحانی فوائد کے ساتھ اپنے معتقدوں کی دنیوی خوشحالی کا بھی انتظام کرے تو پیروان اسلام کے سامنے دیگر مذاہب کی کچھ بھی حقیقت نہیں رہتی اور تجارت ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جسکو ہاتھ میں لیکر پیروان اسلام دیگر مذاہب دنیوی نکتہ خیال سے بھی ممیز ہو سکتے ہیں -

اگر اسلام دینی خوبیوں کے علاوہ نوع انسان کو آرام قناعت اور خوشحالی اور سرسبزی کے شاداب کرنا چاہتا ہے تو اسکی ایک ہی راہ ہے کہ تجارت سے وابستگی ہو دریں حال دین اسلام اپنے پیروؤں کے لیئے ایک ایسا سنگلاخ قلعہ بنائیگا جسے کوئی زبردست سے زبردست چوٹ بھی آسیب نہیں پہنچا سکیگی "

یہ ہے دنیوی لحاظ سے ایک زندہ قوم کے تجربہ کار انسان کی رائے احمدیہ کواپریٹو سٹور کے متعلق - جب سات سمندر پار بیٹھے ہوئے اقوام ہماری اس کار خیر کی داد تحسین دے رہی ہیں تو پھر یہ کسقدر افسوس اور رنج ہوگا کہ ہم لوگ اسر انیک اور فائدہ رساں تحریک سے مستفیض نہوں - ایک ہندی بزرگ کا قول ہے کہ مجھے یہ دیکھ کر آوت ہانسی کیسے جا ہیں مین پیاسی یعنی میں پانی کو ضبط نہیں کر سکتا کہ پانی میں رہتی ہوئی مچھلی کس طرح پیاس کی شکایت کر سکتی ہے - اسلیئے ہمیں ان لوگوں پر بھی تعجب اور حیرت آئیگی جو باوجود اطلاع پانیکے اس نیک تحریک کے فوائد سے محروم رہیں ؛

بفضل ایزدی حضرت اقدس کی توجہ سے سٹور کا

KHILAFAT LIBRARY

انتظام نہایت ہی اعلیٰ ہے۔ اسکے اراکین قابل اعتماد کارکن اور تجربہ کار ہیں۔ جنکی فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) محاسب خلیفہ رشید الدین صاحب پنشنر اسسٹنٹ سرجن و محاسب صدر انجمن احمدیہ

(۲) ناظر منشی محمد اشرف صاحب ناظر صدر انجمن احمدیہ

(۳) سکرٹری چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے ہیڈ گیگ سکینڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

(۴) مینجر شیخ عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل مصری

(۵) مشیر قانونی چودھری نصر اللہ خانصاحب وکیل

(۶) اسسٹنٹ مینجر شیخ نور الدین صاحب مہاجر

(۷) خزانچی و اسسٹنٹ سکرٹری منشی نعمت اللہ خانصاحب ہیڈ کلرک مدرسہ احمدیہ۔

سٹور کی بنیاد کی کمیٹی یکم نومبر کو قائم ہوئی اور دوکان باقاعدہ طور پر ۲۲۔ جنوری ۱۹۱۷ء کو کھلی تھی اسوقت بفضل ایزدی ایک ہزار بائیس حصص فروخت ہو چکے ہیں اور کثرت سے فروخت ہو رہے ہیں ۹۹ ممبر ہیں جنمیں سے زیادہ تر قادیان کے لوگ ہیں جو اپنی آنکھوں سے رات دن سٹور کے کاروبار کی کثرت اور ہر دلعزیزی کو ملاحظہ کرتے ہیں۔ مگر بیرونجات کے احباب کرام نے تاحال اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس مفید تحریک میں نہ صرف خود ہی مصروف ہوں بلکہ دیگر احباب و کرام اور اعزا و اقربا کو بھی شریک کر کے ثواب حاصل کریں۔ یہ ہم لوگوں کے لیئے کسقدر شرم کی بات ہو گی کہ ہماری تجارت غیروں کے ہاتھ میں ہو اور ہر وقت ہم انکے دست نگر رہیں اس شرم کے دور کرنے کے لیئے سٹور ہی ایک واحد ذریعہ ہے جسکو مضبوط کرنے کے لیئے ہمیں ہر جائز سے جائز اور ممکن سے ممکن ذریعہ سے کام لینا چاہیئے۔ سٹور ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے جماعت کے مشترکہ سرمایہ سے تجارت ہو سکتی ہے (۲) قادیان ایسے کام جاری ہو سکتے ہیں جنسے بہت سے احباب کو ننگر خانہ پر بوجھ ڈالے بغیر قادیان میں قیام کرنیکا موقع مل سکتا ہے (۳) قادیان کی بڑھتی ہوئی تجارت کو احمدیوں کے قبضہ میں لا سکتے ہیں (۴) قادیان کی غریب جماعت کو حتی الوسع سستے نرخ پر اشیاء مہیا کر سکتے ہیں۔

یہ وہ پاک اغراض ہیں جنکو پورا کرنے کے لیئے ہر ایک احمدی دوست کو ممکن سے ممکن ذرائع کو کام میں لانے کے لیئے ایک طریقہ العین کیلیئے بھی تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اس سے نہ صرف یہی کہ سٹور میں شامل ہونے سے حضرت اقدس کی خوشنودی ہے جس کے حاصل کرنے کے لیئے ہمیں تمام دنیا کی خوشیاں قربان کر دینی چاہئیں بلکہ خود بھی ہم تاجرانہ رنگ میں کافی ذاتی نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ سٹور کے قواعد و ضوابط چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے سکرٹری احمدیہ کوآپریٹو سٹور قادیان سے جو سٹور کی بہتری اور بہبودی کے لیئے دل و جان سے کوشاں ہیں سے قواعد و ضوابط سٹور منگوا کر ملاحظہ کریں اور اس مفید تحریک میں شامل ہو کر حسنات دارین کے وارث بنیں۔

کہو جی کون دھرم ہے

مباحثہ کاٹھ گڑھ میں جس صفائی اور عمدگی کے ساتھ ہم احمدیوں کے مقابلہ میں آریہ دوستوں کو چاروں چھانے چیت گرنا پڑا تھا وہ اس قابل تھا کہ ہمارے آریہ دوست اس مباحثہ کا نام قطعاً نہ لیتے مگر واہ ری جرأت (اگر اسے جرأت کہا جائے) خاکسار ایڈیٹر نور کے متعلق آریہ لیکچراروں نے جس خلاف بیانی سے کام لیا وہ اپنی نظیر آپ ہی تھی۔ گذشتہ اخبار نور میں ہم حقیقت حال کے چہرہ سے پردہ اتار کر اور آریہ دوستوں کی غلط بیانیوں کا کماحقہ چربہ اٹھا کر اس امر کو کماحقہ واضح اور مبرہن کر چکے ہیں۔ کہ آریہ لیکچراروں نے مباحثہ کاٹھ گڑھ کے متعلق کس عظیم الشان اور لا انتہا خلاف بیانی کا ثبوت دیا ہے۔ ابھی ہم اپنے متعلق خلاف بیانی سے انگشت بدنداں تھے کہ آریہ دوستوں کے "اگر دشمنوں کو دھوکا دینے سے جیت ہوتی ہو تو ایسا ہی کرنا چاہیئے" ستیارتھ صفحہ ۱۹۱ سے بڑھے ہوئے واقعات دیکھ کر حیران اور ششدر رہ گئے۔ مکرمی میر قاسم علی صاحب اور جناب حافظ روشن علیصاحب کے متعلق ہمارے آریہ دوستوں نے جس حد سے بڑھی ہوئی خلاف بیانی کا ثبوت دیا ہے وہ واقعی ستیارتھ پرکاش کی مذکورہ ہدایت پر عمل پیرا ہونیکا ہی نتیجہ ہے۔ مسٹر دھرم ویر نے جب کھڑے ہو کر تناسخ کی متعلق نہایت ہی سطحی ثبوت دینے شروع کیئے مسٹر دھرم ویر کے دلائل کو سنکر ایک پانچویں جماعت کا لڑکا بھی سوائے ہنسنے کے اور کچھ چارہ نہ پاتا تھا اور پھر جب اپنے وقت میں مکرمی میر قاسم علیصاحب نے مسٹر دھرم ویر کے اثبات کے دھرے اڑانے شروع کیئے تو یقیناً اسوقت مسٹر دھرم ویر کو منہ چھپانے کے لیئے کوئی جگہ نظر نہ آتی تھی۔ مکرمی میر صاحب نے جب یہ نا ممکن طرح تنقید کی کہ اگر تم اس دنیا کی تفریق کو سابقہ جنم کی کیے اعمال کا ہی نتیجہ مانتے ہو تو پہلے یہ تبلاؤ کہ ارواح ایک چیتن یعنی عالم ہوشیار چیز ہے۔ اور پرکرتی دیرمانو عالم صغیر اجسام ذی مقراطیسی ایک غیر ذی شعور چیز ہے اور پرم ایشور یعنی باری تعالیٰ ایک علیم و خبیر غالب و قدوس ایک تیسری چیز ہے جو ان دونوں یعنی ارواح اور اجسام بلکہ زمانہ پر بھی حکمران ہے۔ اب تبلاؤ کہ ابتداء میں ہے جب یہ تفرقہ عظیم ہے تو اسکی کیا وجہ روح نے کیا افعال حسنہ کیئے کہ وہ ذی ادراک بنی مادہ نے کونسا اگم پاپ کیئے کہ وہ غیر مدرک بنا اگر تفرقہ ہونا ہی تناسخ کا ثبوت ہے تو پہلے اس تفرقہ آدی کی گھتی کو حل کرنا چاہیئے۔ پس ثابت ہوا کہ تفرقہ کے باعث فقط اعمال ہی نہیں ہیں جس سے ہم تناسخ کے قائل ہو جائیں بلکہ تفرقہ کے اور اسباب بھی ہیں۔ اگر راجہ اور مہاراجہ ہونا ہی سب سے بڑھکر ابدی راحت اور آنند کا ذریعہ ہوتا تو راجہ بھرتری راج گدی پر لات مار کر جوگی کیوں بنتا بدھ عارف راج سنگھاسن سے نفرت کر کے سنیاس کا جامہ کیوں پہنتا۔ آپکے ہاں تو یہ مشہور ہے

KHILAFAT LIBRARY

"پتوں راج اور راجوں نرگ" یعنی عبادت سے سلطنت اور سلطنت سے دوزخ۔

کیا مہاشہ جی کو یہ معلوم نہیں ہے سائنس یا جڑھ پدارتھ نے اس امر کو کما حقہ آشکارہ اور برہن کر دیا ہے کہ یہ مخلوق مختلف حصص پر منقسم ہے جنمیں اول دو حصے ہیں۔ اول ساخت یافتہ چیزیں دوم ناساخت یافتہ چیزیں۔ اور پھر ساخت یافتہ چیزوں میں مخلوق کے بڑے حصے تین ہیں (۱) انسان (۲) حیوان (۳) نباتات۔ نباتات کے قالب میں جان تو ہے لیکن حیوانوں کی حیوانیت اور شعور و جذبات نہیں ہیں۔ اسی طرح حیوانوں میں نباتاتی جان اور حیوانی شعور اور جذبات تو ہیں مگر انسانی ادراک اور روحانیت موجود نہیں ہے اور انسان کے جسم میں اگرچہ جان اور حیوانی جذبات موجود ہیں مگر اسکے سوا ایک روح ہے جو عقلی اور ذاتی تمیز اور ارادہ کی قوتوں سے ممتاز ہے۔ جسکی وجہ سے انسان نے اس عقلی اور تمیز ارادہ کی قوتوں سے دنیا میں اسقدر معلومات عظیم حاصل کیئے ہیں کہ حیوانی شعور میں جسکا خیال تک بھی نہیں ہو سکتا۔ اور روحانی دنیا میں انسان نے اسقدر کمال حاصل کیا کہ خدائے قدوس سے شرف مکالمہ سے مزین ہوا۔ غرضیکہ انسان نے مادی دنیا میں بھی کمال کر دکھلایا اور روحانی دنیا میں بھی کمال کیا۔ اور پھر یہ کہنا کہ نباتات اور حیوانات میں جو ارواح ہیں یہ دراصل پہلے انسانی ارواح تھیں یہ کسقدر زیادتی ہے۔ حالانکہ آرین فلسفہ ہی صریح اسکی تکذیب کرتا ہے آریہ دوست کہا کرتے ہیں کہ روح کے گن کرم سبھاؤ کبھی نہیں تبدیل ہوا کرتے۔ بہت ٹھیک مگر کیا وجہ کہ نباتات اور حیوانات میں جاکر وہ انسانی شعور اور ادراک سے جو روح کا ذاتی گن ہے اُس سے روح ساقط ہو جاتی ہے جس سے صاف ظاہر ہوا کہ نباتات حیوانات وغیرہ میں وہ روح نہیں ہے جو انسان میں ہے ورنہ ان ہر سہ طبقات کی ارواح میں یہ زمین آسمان کا فرق نہ ہوتا۔ پھر جب بقول ہمارے آریہ دوستوں کے جس طرح روح ازلی ہے اسی طرح اس کے گن کرم سبھاؤ یعنی ذاتی خواص بھی ازلی ہیں اور ابد تک جوں کے توں ہی رہینگے قطعاً تبدیل نہیں ہو سکینگے۔ مگر یہ تفرقہ کیوں کہا؟ کیا یہ تفرقہ ہی آریہ سماج کے مسلمہ اصول کی تردید نہیں کرتا یہ صاف ظاہر ہے کہ انسانی زندگی کا مدار نباتات اور حیوانات پر ہے مگر کیا خوب کہ یہی اسباب مدار زندگی اور یہی سابقہ اعمال کا ثمرہ۔ ہر دو میں زمین و آسمان کا فرق ہے اگر یہ مدار زندگی ہیں تو سابقہ اعمال کا نتیجہ ہونے سے رہے اگر اعمال کا نتیجہ ہیں تو پھر مدار زندگی ہونے سے رہے۔ اب ہم مشاہدہ تجربہ کو مانیں یا آریہ دوستوں کے اقوال کو ہم مادی دنیا کے تجربوں میں بھی یہ بات دیکھتے ہیں کہ بغیر قصور جتلائے کسی کو سزا نہیں دی جاتی کیونکہ بغیر اسکے اصلاح ناممکن ہے۔ مگر کیا وجہ کہ وہ ایشور جسکو آریہ صاحبان بھی مانتے ہیں کہ اس سے بڑھکر اور کوئی ذی عقل نہیں ہے وہ جب سزا دیوے تو اس طرح اندھا دھند اور بغیر جتلائے کہ کسی طرح کو یہ قطعاً معلوم بھی نہ ہو سکے کہ وہ کن گناہوں کی پاداش سے گذر رہی ہے۔ سزا دی جاتی ہے اصلاح کے لیئے مگر اصلاح مفقود ٭

سچ پوچھو تو میر صاحب کی اس زبردست تقریر نے مہاشہ دھرم دیو پر اسقدر زبردست اثر ڈالا کہ مثل مشہور ہے "آنکھیں دوسرے پے گئی مڑیاں واہے ہاہ" مسٹر دھرم دیو حواس باختہ تو پہلے ہی ہو رہے تھے مگر میر صاحب کی اس زبردست تقریر نے رہے سہے حواس بھی کوسٹ ہوس میں بھیجدیا۔ مسٹر دھرم دیو کمال سراسیمگی اور بحالت پریشانی میں جواب کے لیئے تھرتھراتا ہوا اُٹھا اور کہنے لگا واہ صاحب واہ یہ بھی کوئی اعتراض ہے کہ اگر تناسخ سچ ہے تو پچھلے جنم کی باتیں یاد کیوں نہیں رہتیں اگر یاد رہتیں تو کسقدر اپٹرا پڑتی بچھ جاتی سانپ صاحب کہ وہ اپنے بچہ بچے انسان ہے شہ کے لیئے آرہے انسان مارے خوف کے بے تحاشا بھاگ رہا ہے واہ صاحب واہ یہ بھی کوئی اعتراض ہے۔

اس بات پر حضار مجلس میں زبردست قہقہہ پڑا امید ہے کہ اسوقت تک بھی مہاشہ دھرم دیو کے کانوں میں اسکی گونج گونج رہی ہوگی۔ یہ بات سنکر پریذیڈنٹ کو بھی یہ کہنا پڑا کہ پنڈت صاحب کوئی معقول بات کرو۔ آخر صدر جلسہ کی پھٹکار سنکر پنڈت صاحب کو یہ کہکر بیٹھنا پڑا کہ "آج مجھے فخر ہے کہ میں تناسخ کے متعلق ایسے عالم و فاضل سے گفتگو کر رہا ہوں"۔

اس سے بڑھکر اور کیا کامیابی ہو سکتی ہے جادو وہ جو سر چڑھ بولے۔ مگر کمال ہے آریہ لیکچراروں کا کہ باوجود ان امور کے پھر بھی وہ یہی کہ جا رہے ہیں کہ ہمیں فتح ہوئی اگر فتح اسی کا نام ہے تو ہماری دعا ہے کہ آریہ سماج کو روز روز ایسی فتح نصیب ہوا کرے۔

آئندہ نمبر میں ہم حضرت حافظ روشن علی صاحب کا مباحثہ درج کرینگے جنکے زبردست امور کے سامنے آریہ مناظر ایک منٹ بھی نہ ٹھیر سکا ٭

قادیان کی پنچائت کمیٹی

مسجد اقصیٰ کے جانب جنوب جو گلی گذرتی ہے بوجہ مسجد اور دفتر اخبار کے اس گلی میں آمد و رفت بہت زیادہ رہتی ہے مگر جسقدر آمد و رفت ہے اُس سے کئی درجہ بڑھکر وہ گلی سخت متعفن اور بدبودار ہے۔ ایک دو دفعہ ذمہ وار بابوں کو وہ گلی دکھائی گئی۔ اور انہوں نے خود اعتراف کیا کہ درحقیقت گلی بہت گندی ہے اس اور اسوقت پختہ اینٹ نہیں ملتی اینٹ نکلنے پر بہت جلد یہ گلی پختہ بنا دیجائیگی۔ مگر اب عرصہ سے پختہ اینٹ نکلی ہوئی ہے لوگوں نے انسیر پختہ اینٹ سے کثرت سے مکان بھی بنا لیئے اور بنا رہے ہیں مگر ہماری پنچائت کمیٹی کو اس گلی کے درست کرنیکے لیئے جو شدید تعفن اور بدبودار ہونیکی وجہ سے شہر کی صفائی کی ناک پر ایک نہایت ہی بدنما دھبہ ہے دو چار روپیہ کی اینٹیں نہیں ملتیں مجھے توقع رکھنی چاہیئے کہ جناب پنڈت گوپی ناتھ صاحب تحصیلدار بٹالہ جو شریفیا اور اعلیٰ درجہ کے فرض شناس افسر ہیں کی توجہ اس طرف منعطف ہو اور یہ شکایت رفع ہو جاوے ٭

امرت دھارا والے مقدمہ کا فیصلہ حسب خواہش ہونے اور کارخانہ
کو چھ سونے چاندی کے تازہ تمغہ جات ملنے کی خوشی میں
اور اس خیال سے کہ امرت دھارا کی شیشیوں کی شکل جو تبدیل
کیگئی ہے وہ بہت جلد تمام ناظرین کے پاس پہنچ جاوے

یکم جون ۱۹۱۷ء سے ۱۵ اگست ۱۹۱۷ء تک

کوی نود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی
تیار کردہ

"امرت دھارا"

و دیگر تمام ادویات و کتب طبی بمعہ کام ورتی شاستر حصہ اول

۳/۴ قیمت پر ملینگی یعنی فی روپیہ میں ۴ر کی رعایت ہوگی!

اس حساب سے امرت دھارا ۱؎ والی شیشی ۱۲؍ میں اور ۸ر والی نمونہ کی شیشی ۶ر میں ملیگی - اور
کام ورتی شاستر ۵ کی بجائے ۳/۱۲ میں ملیگا

مفصل حالات و کتب و ادویات کی فہرست جلدی منگوا کر جو جو چیز کی ضرورت ہو فائدہ اٹھایئے
ہمارے ایجنٹوں سے بھی ادویات اسی رعایت سے ملیں گی

المشتہر
خط و کتابت و تار کیواسطے اتنا پتہ کافی ہے
مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا سٹرک - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور امرت دھارا ۵ برانچ لاہور

نوٹ :- امرت دھارا سوپ و امرت دھارا تو تھ پیسٹ بوجہ سخت گرانی اشیاء نصف کمیشن دیا جاویگا -

KHILAFAT LIBRARY